R.L. № 2595. رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانے والا اکیلا ...

نور

ہر ماہ کی ۱۷ و ۳۰ کو شائع ہوتا ہے

اڈیٹر — ... ایس ... ف

مقاصد
(۱) ... اسلام کی ... اور ... برکات ... ظاہر کرنا
(۲) سکھوں اور آریوں میں اشاعت ... کرنا
(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل جواب دینا
(۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم کرنا

ضوابط
چندہ سالانہ عوام سے ۔۔۔ ؍
ششماہی ۔۔۔ ؍
سالانہ سرپرستوں سے ۔۔۔ ؍
امراء ۔۔۔ ؍
ممالک غیر ۔۔۔ شلنگ

... ان ۔ جلد ۲۱ ۔ نمبر ۱۰ ۔ ۳۰ اپریل ۳۰ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

Qadian

KHILAFAT LIBRARY

رفیقِ زندگی

موسم گرما کے لئے بے نظیر تحفہ

مفرّح دل اور مقوّی دماغ

عام طور پر مقوی ادویات گرم ہوتی ہیں اور موسم گرما میں بعض اوقات ان کا استعمال مضر بیٹھتا ہے لہٰذا اس موسم میں ایسی چیز کی ضرورت تھی جو مقوی بھی ہو اور مفرح بھی، مبارک ہو کہ وہ چیز تیار ہو گئی — یہ ایک نادر تحفہ ہے مفرح دل اور مقوی دماغ جو جوہر حیات کو خاص ترقی دیتا ہے، بیماری یا کثرت کار یا کسی اور وجہ سے جن کے چہرے زرد اور بے رونق اور پژمردہ ہو چکے ہوں دل ہر وقت دھڑکتا ہو سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیر آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، ذرا سے کام سے دل کانپتا ہو جسم میں سخت کمزوری، ان کیلئے یہ جادو اثر اور نعمت غیر مترقبہ ہے قیمت فی بکس جس میں ۵ تولہ یعنی ایکماہ کی خوراک ہے صرف پانچ روپے

پھول بغیر کانٹا

یہ ایک عجیب و غریب تحفہ ہے جس کی دنیا کو عرصہ سے ضرورت تھی، اسکی تشریح بیان سے باہر ہے۔ رفیق زندگی کیساتھ قیمت نصف یعنی عہ ۸ پر روانہ ہوگا ورنہ علیحدہ خریدنے پر قیمت تین روپے۔ "رفیق زندگی" کے ساتھ "پھول بغیر کانٹا" کا استعمال سونے پر سہاگہ ہے۔

ملنے کا پتہ:- **مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور**

آفتاب برقی پریس امرتسر میں باہتمام شیخ غلام محمد پرنٹر چھپا اور شیخ محمد یوسف پبلشر نے قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا۔

KHILAFAT LIBRARY

دنیا میں کیا ہو رہا ہے

—— لاہور - پنجاب ریاستی پرجا منڈل کانفرنس کا اجلاس ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ مارچ کو کوٹھالہ ریاست مالیر کوٹلہ میں ہونے والا تھا، مگر ہوم منسٹر نے سکرٹری کو ایک چٹھی لکھ کر اجلاس کی ممانعت کردی ہے۔

—— ناگپور - گاندھی جی کے مارچ کی فلمیں سی۔ پی گورنمنٹ نے بھی اس صوبہ میں ممنوع قرار دیدی ہیں۔

—— بھڑوچ - آج ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا، مجھے افسوس ہے کہ مولانا شوکت علی میرے ساتھ نہیں، میں اب بھی انہیں اپنا بھائی سمجھتا ہوں اور میرے جیب میں دونوں بھائیوں کیلئے جگہ ہے۔

—— دہلی - معلوم ہوا ہے کہ سر جیمز کریرا ۲۸ر مارچ سے ۴ ماہ کی رخصت پر روانہ ہوجائیں گے۔

—— دہلی - سر جیمز کویرار کی جگہ سر بھوپندر مترا عارضی طور پر ہوم ممبر ہوں گے،

—— کابل - وزارت عظمٰی نے اعلان کیا ہے کہ جن لوگوں کے پاس پرانے سکے ہوں وہ دو ماہ کے اندر واپس کردیں اس کے بعد ان کا چلنا ممنوع قرار دیدیا جائے گا، نادر خاں نے اپنا سکہ جاری کیا ہے۔

—— پشاور - کابل میونسپلٹی نے ہر قسم کی چیزوں کے نرخ مقرر کردئے ہیں اور ہر دوکان پر بورڈ لگا دئے ہیں تاکہ کوئی دوکاندار زیادہ قیمت نہ لے سکے۔

—— لنڈن - یہ یقین کرنے کی وجوہات موجود ہیں کہ سائمن کمیشن کی رپورٹ مرتب ہوکر انڈیا آفس میں پہونچ چکی ہے اور پچھلے ہفتہ کی ڈاک میں اس کی ایک کاپی وائسرائے ہند کو بھی بھیجی گئی ہے،

—— بھڑوچ - گاندھی جی کے جتھے کے جو والنٹیر بیمار ہوگئے تھے چار کے علاوہ باقی سب اب تندرست ہوگئے ہیں، اور جتھہ کے ساتھ مارچ کرنے لگ گئے ہیں۔

—— سلہٹ - اس سے پہلے اخبارات میں خبر دی جاچکی ہے کہ مسٹر حسینی جو مدناپور کا ایک بھنگی ہے بنگال کونسل کا ممبر منتخب کیا گیا ہے، اب چیراتن موچی آسام کونسل کا ممبر منتخب ہوا ہے جو ایک مقامی وکیل کے مقابلہ میں بھاری کثرت رائے سے انتخاب میں آیا ہے۔

—— کراچی - حکومت کی طرف سے زیر دفعہ ۳ قانون مجریہ ۱۸۸۴ء لالہ سنگت رائے آریہ کو جو آریہ یودک سبھا کے سکرٹیری ہیں اور سندھ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ممبر ہیں نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ فوراً برطانوی ہند سے نکل جائیں، کیونکہ ان کی موجودگی امن عامہ کیلئے خطرہ ہے۔

—— نئی دہلی - اسمبلی کی میعاد میں ایک سال کی توسیع اس وجہ سے کرنے کیلئے کوشش ہورہی ہے کہ انتخابی حلقوں کو سائمن کمیشن کی رپورٹ اور گول میز کانفرنس کے نتیجہ پر رائیں دینے کا موقعہ مل جائے۔

—— نئی دہلی - اسمبلی میں مسٹر ابراھیم نے تحریک پیش کی کہ چاندی پر محصول لگانے کی تجویز خارج کردی جائے مگر تقسیم آرار پر تحریک نامنظور ہوگئی۔

—— لاہور گورنر باجلاس کونسل نے پنجاب گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں پنجاب میں وہ فلمیں دکھانے کی ممانعت کردی ہے جن میں گاندھی جی کی روانگی کے نظارے ہیں۔

—— نئی دہلی - اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر ایے نے یہ تحریک پیش کی کہ کارڈ کی قیمت ایک پیسہ اور لفافہ کی قیمت دو پیسے کردی جائے، تقسیم آرار پر تحریک نامنظور ہوگئی۔

—— دہلی - پروفیسر اندر (خلف شردھانند) اور مہاشہ نرائن داس یوم آزادی پر باغیانہ تقریریں کرنے کے جرم میں گرفتار کرلئے گئے۔

—— نئی دہلی - وائسرائے اور لیڈی ارون کو توقع ہے کہ وہ شملہ جانے سے قبل شمال مغربی سرحدی صوبہ کا ایک مختصر دورہ کریں گے، صحیح تاریخوں کا فیصلہ اسمبلی کا اجلاس ختم ہونے کے بعد کیا جائیگا۔

—— گورداسپور، سردار بشن سنگھ ذیلدار وممبر ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور نے بندوق سے خودکشی کرلی، بندوق بھر کر نالی منہ میں رکھکر بندوق کا گھوڑا پاؤں سے دبا دیا۔

—— دہلی - معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا ہے، کہ جنیوا میں جو ہندوستانی ڈیلیگیشن بھیجا جائے۔ اب کے اس کے ساتھ بطور لیڈر ایک ہندوستانی بھی ہو۔

—— لاہور - پنجاب گزٹ کی تازہ اشاعت میں گورنر باجلاس کونسل نے پولیس ایکٹ مجریہ ۱۹۲۲ء (منافرت کی ترغیب دینا) کو نافذ کردیا ہے۔

—— احمد آباد - معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کے ایک مسلمان دوست نے کانگریس کے کام کیلئے انہیں ۵۰ ہزار روپیہ دیا ہے۔

—— رام پور کی تازہ اطلاع ہے کہ نواب صاحب پر فالج کا حملہ ہوا اور ممکن ہے شاید یہ خطرناک صورت اختیار کرجائے۔

—— کلکتہ - جریدہ انگلش مین کلکتہ کے مالکوں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ دوشنبہ سے روزانہ انگلشمین بند کردیا جائے، اور اس کی جگہ ہر دوشنبہ کو صرف ہفتہ وار انگلش مین شائع کیا جائے، یہ اخبار ۱۸۲۱ء میں جاری ہوا تھا، یعنی اس کو ۱۰۹ سال ہوچکے ہیں۔

—— نئی دہلی - مجلس آئین ساز ہند میں مندرجہ ذیل اصحاب کو سٹینڈنگ ریج کمیٹی کا رکن منتخب کیا گیا مسٹر فضل رحمت اللہ، چودہری محمد اسماعیل، حاجی عبداللہ ہارون، سید مرتضٰی صاحب، اور راجہ غضنفر علی صاحب،

—— لاہور - معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے مسٹر گاندھی کی خبروں پر سنسر بٹھا دیا ہے۔

—— لاہور - آج دوپہر کو بندہ براگی کے بت پر دوسری مرتبہ حملہ کیا گیا، ایک سکھ نے پھر بت توڑ دیا۔

—— نئی دہلی - مشترکہ ریاستی امور میں پنجاب کی ریاستوں میں اتحاد اور اشتراک پیدا کرنے کیلئے کپورتھلہ میں پنجاب کے فرمانروایان ریاست اور وزرائے اعظم کا ایک جلسہ منعقد ہوا، مجوزہ تنظیم کا نام پنجاب سٹیٹس ایسو سی ایشن قرار پایا، ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ اس انجمن کے پہلے صدر منتخب ہوئے،

—— لنڈن - ایوان عام میں مسٹر فریمین کے جواب میں وزیر ہند نے کہا کہ میں میڈیکل کونسل کی عدم منظوری سندات عطا کردہ ہندوستانی یونیورسٹی کے متعلق حکومت ہند سے خط وکتابت کر رہا ہوں، میری دلی تمنا او خواہش ہے کہ باہمی تصفیہ کی کوئی صورت نکل آئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مُسلمانوں کا کیا بنیگا؟

تعلیم، تجارت، ثروت، اور اتفاق میں مسلمانوں کی درماندگی کسی تشریح کی محتاج نہیں، لے دے کر ایک بات مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی وہ کیا تبلیغی حربہ، افسوس کہ اب وہ بھی کند ہوئے جا رہا ہے، اور مخالف اسے کند بھی عجیب طریق سے کر رہا ہے، ذرا اس کی تفصیل سنئے:-

(۱) چھوت اقوام کی اشدھی۔ غریب اور پسماندہ مسلمانوں کا ارتداد، . . . . . مخالف خفیہ خفیہ اس خوش اسلوبی سے اپنا کام کر رہا ہے کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہیں دیتی اور اسی وقت معلوم ہوتا ہے جب مخالف اپنا کام کر چکتا ہے دور کیوں جاؤ ۱۹۲۲ء میں ملکانہ ارتداد کو ہی لے لو یہ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ آریوں کی ۱۹۲۲ء کی کارروائی تھی، نہیں وہ سولہ سال سے اندر ہی اندر اپنا کام کر رہے تھے مگر ہمیں اس وقت معلوم ہوا جب چڑیاں کھیت کو چگ گئیں۔

(۲) طریق مباحثات کا ہے اور یہ مباحثات کا طریق آریہ سماج نے صرف مسلمانوں کی توجہ کو مصروف رکھنے کے لئے وضع کیا ہے، آریہ سماج نے چند ایک منہ پھٹ اوپدیشک ایسے رکھ چھوڑے ہیں، جو اسلام پر جذبات کو مجروح کرنے والے اعتراضات کرتے رہیں اور مسلمان مشتعل ہو کر مباحثات کے دوراز کار گورکھ دھندے میں پھنسے رہیں اور آریہ سماج . . . . . . بے فکری سے ارتداد یا اشدھی کے نتائج سے خاطر خواہ مستفیض ہوتا ہے آپ نے بہت کم سُنا ہوگا، کہ اشدھی سبھا والے کبھی میدان مباحثہ میں کودے ہوں، انہیں اس شغل سے کوئی سروکار ہی نہیں، حالانکہ اشدھی کا عملہ کافی ہے مجھے ایک معتبر دوست نے بتلایا تھا کہ اشدھی کے دفتر کی روزانہ ڈاک سو ڈیڑھ سو خطوط سے کم نہیں اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں، کہ آریہ سماج کا اس کام پر کس قدر زور ہے اور ہو بھی کیوں نہ، دراصل کسی تبلیغی جماعت کا یہی تو ٹھوس کام ہے۔

کیونکہ آریہ سماج یہ سمجھتا ہے کہ مستقبل اسی قوم کا شاندار ہوگا جس کے ساتھ کثرت ہوگی، گو مسلمانوں کی نسبت ہندو جماعت پہلے ہی کافی کثیر ہے مگر اس پر بھی وہ مطمئن نہیں اور اس کی یہی خواہش ہے کہ ہم اپنی پہلے ہی اس غیر معمولی کثرت کو اور بھی زیادہ عروج پر پہونچائیں برخلاف اس کے مسلمان جو پہلے ہی بہت قلیل ہیں انہیں اپنی کثرت بنانے کے لئے کس قدر جدوجہد کی ضرورت ہے وہ صاف ظاہر ہے مگر جس قدر ہمیں زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے اسی قدر ہم بے پرواہ ہیں، حالانکہ تبلیغ اسلام ہر ایک مسلمان کا فرض ہے، تاکہ لوگ گمراہی سے نکل کر سیدھے راستہ پر آئیں۔ اگر ہم اپنے مستقبل کو شاندار دیکھنا چاہتے ہیں، تو ہمیں بھی تبلیغی رو کو تیز کرنے کے لئے غیر معمولی تگ و دو سے کام لینا پڑیگا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مباحثات نہ ہوں، بعض اوقات مباحثہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے مگر جہاں تک ہو سکے اس سے بچا جائے، اور اسے صرف دفع الوقتی کیلئے رکھا جائے، اور زیادہ زور ٹھوس اور تعمیری کام پر دیا جائے،

اس گئے گذرے وقت میں بھی مسلمان وہ کر سکتے ہیں جو آریہ وغیرہ خواب میں بھی نہیں، کیونکہ جو روحانی اور تمدنی حقوق اسلام نو وارد کو دے سکتا ہے، آریہ سماج نہیں دے سکتا، بے شک مسلم ہاضمہ اس معاملہ میں غیر معمولی تیز تو ہے مگر اس کی تیزی بھی تو تبھی کام آ سکتی ہے جب اس سے کام لیا جائے، ہتھیار خواہ کیسا ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو مگر جب اس سے کام ہی نہ لیا جائے تو اس میں ہتھیار کا کیا قصور؟ بہرحال اگر ہم اپنا مستقبل شاندار دیکھنا چاہتے ہیں اور دینی اور دنیوی حسنات سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی سب توجہ تبلیغ پر لگا دینی چاہئے، اگر ہر دوست یہ عہد کر لے کہ میں نے ایک سال کے اندر اندر کم از کم ایک روح کو نور ایمان سے منور کرنا ہے تو پھر چند سال کے اندر اندر ہی کچھ کا کچھ ہو سکتا ہے یہ تو دشمن بھی مانتا ہے کہ اسلام ایک بہترین دین ہے اس کی روحانیت بےنظیر اس کا تمدن اعلیٰ اور پھر سب سے بڑھ کر جس وسیع القلبی کے ساتھ اسلام نو وارد کو تمدنی اور روحانی حقوق میں ساجھی بناتا اور اسے خوش آمدید کہتا ہے اس شق میں دُنیا کا کوئی مذہب اس کا لگا نہیں کھا سکتا، کمی صرف سُستی کو چھوڑنے کی ہے، اب تو پانی سر سے گذرا جا رہا ہے اگر اب بھی ہم نے سستی کو نہ چھوڑا، تو پھر رہ رہ کر یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا کیا بنے گا؟ خداوند تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو، اور ہم زمانے کی نزاکت کو پہچانیں۔

KHILAFAT LIBRARY

شذرات

شاید مجھے ایک لمبے تبلیغی سفر پر جانا پڑے

مجھے ایک دور دراز مقام سے ایک انجمن اسلامیہ کا خط آیا ہے کہ ہم اپنا سالانہ جلسہ ماہ اپریل میں کرنا چاہتے ہیں اور سب لوگوں کی خواہش ہے کہ آپ ضرور شامل ہوں اور انہوں نے میری سہولت کے لئے تاریخوں کا انعقاد بھی مجھی پر چھوڑا ہے گو مجھے فرصت نہیں مگر ایک تو یہ کہ وہ لوگ بڑی محبت سے بلا رہے ہیں، دوم یہ کہ وہاں بہترین تبلیغی ثمرات کی توقع ہے میں نے انہیں لکھ دیا ہے کہ آپ اپنی سہولت کو مدنظر رکھکر تاریخیں مقرر کر لیں، اور مجھے ایک عشرہ قبل اطلاع دیدیں میں حاضر ہو جاؤں گا، اس لئے شاید مجھے وہاں جانا پڑے اس صورت میں ممکن ہے کہ آئندہ پرچہ کچھ تاخیر سے شائع ہو یہ ایک مجبوری امر ہے، کیونکہ ایک وقت میں انسان ایک ہی کام کر سکتا ہے، یا تبلیغی دورہ اور یا پھر وقت پر پرچہ اول تو کوشش یہی ہوگی، کہ اگلا پرچہ وقت پر ہی شائع ہو اور اگر کچھ دیر ہو جائے تو دوست معذور سمجھیں۔

قابل قدر مثال

بعض ریاستیں جو ہندو مسلم سوال سے بالاتر ہو کر اچھے کام کر رہی ہیں ان نیک مثالوں سے ملک کے امن کو جو فائدہ پہنچ سکتا ہے، وہ صاف ظاہر ہے اعلیٰحضرت حضور نظام دکن کی طرف سے سکھ گوردوارہ نانڈیڑ کے نام پچاس ہزار کی جاگیر ہے جو اس وقت کی نرخ سے شاید دو لاکھ سے بھی زیادہ ہو علاوہ ازیں اس ریاست میں اور بھی کئی ایک ہندو مندروں کے نام بڑی بھاری جاگیریں مقرر ہیں اسی طرح مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ نے حال ہی میں ۴ لاکھ کی لاگت سے اپنی ریاست میں جو عظیم الشان مسجد بنائی تھی جس کا حال ہی میں افتتاح ہوا ہے یہ مسجد جہاں بےنظیر ہے وہاں ریاست کی

KHILAFAT LIBRARY

وسیع القلبی بھی بے نظیر ہے۔

اس کا نقشہ مہاراجہ صاحب خود مرکش سے لائے عرانس کے ایک انجنیئر نے یہ نقشہ تیار کیا اور آج اپنی قسم کی پہلی مسجد بنکر تیار ہے مہاراجہ صاحب موصوف کی فراخ دلی قابل تعریف ہے۔

سیواجی مرہٹہ

۲۳ر مارچ کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "بعض مؤرخین نے سیواجی پر بھی ظالم اور بے رحم ہونیکے الزامات لگائے ہیں، کرناٹک کے مندو بیجاپور کی حکومت میں آنا چاہتے تھے، ان کی شکایت تھی کہ سیواجی نے ان کے ٹیکس ڈبل کر دیئے ہیں۔ الکان زمین کو پکڑ کو انہیں مارا نیز برہمنوں کو کوڑے لگوائے ہیں، (اس زمانہ میں برہمنوں کو اذیت دینا مہاپاپ سمجھا جاتا تھا) مزید الزام یہ ہے کہ سورت کے بنیوں پر مظالم توڑے گئے ان لوگوں کے کندھیریوں سے ہاتھ کاٹ دیئے گئے محض اسلئے کہ وہ اپنی پوشیدہ دولت کا پتہ بتاویں۔

آریہ سماج اپنے پروگرام کو بدلنا چاہتا ہے

۲۵ پھاگن کے اخبار آریہ گزٹ کے رشی بودھ نمبر کے صفحہ ۲۳ پر پنڈت بہادر مل جی ایم۔اے۔ پروفیسر ڈی اے۔ وی۔ کالج لاہور لکھتے ہیں کہ:۔

"جو پروگرام آریہ سماج نے ۴۰ سال پہلے بنایا تھا اس کا momen ture ختم ہو گیا اب نئے پروگرام کی ضرورت ہے۔"

وہ مذہب جس کے پروگرام آئے روز بدلتے رہیں کون کہہ سکتا ہے کہ اس مذہب کے پاؤں مضبوط قدموں پر کھڑے ہیں، بلکہ اسے مذہب کی بجائے سوسائٹی کہا جائے تو زیادہ اچھا ہے اور غالباً آریہ سماج کو بھی سوسائٹی کے لفظ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی، کیونکہ سماج کے معنی ہی سوسائٹی کے ہیں۔

اسلام کے مضبوط قدم

برخلاف اس کے اسلام جن مضبوط قدموں پر کھڑا ہے وہ اظہر من الشمس۔ اسلام کا پروگرام آج بھی مخلوق کیلئے ایسا ہی رہنما ہے جیسا کہ آج سے تیرہ سو سال قبل تھا، اسلام کا کوئی اصول ایسا نہیں جس کے بدلنے کی ضرورت پڑے یا وہ اہل اسلام کیلئے موجب عار ہو، سچ پوچھو تو یہی خدائی دھرم کی نشانی اور عالمگیر مذہب کی پہچان ہے۔

آریہ سماج اسلام کے نقش قدم پر

آریہ سماج دل سے تو اسلام کی خوبیوں کا قائل ہو رہا ہے، مگر زبان سے نہیں، تحریک شدھی آریہ سماج نے کس سے لی، عقیدہ توحید آریہ سماج نے کس سے لیا، نیوگ کی بجائے نکاح بیوگان کا عقیدہ آریہ سماج نے کس سے حاصل کیا، غرضیکہ آریہ سماج کے مذہب کا جو چمکیلا حصہ ہے وہ سب اسلام کا احسان ہے، گویا آریہ سماج دل سے تو اسلام کا قائل ہو رہا ہے ہاں زبان سے اعتراف کیلئے ابھی حجاب ہے کوئی وقت آتا ہے وہ بھی دور ہو جائیگا، اور وہ وقت آریہ سماج کیلئے بہت مبارک ہوگا۔

آریہ سماج اسلام کی شرن میں

آریہ سماج پیشین گوئیوں کا منکر رہا ہے اور آئے دن مسلمانوں کے ساتھ اس مسئلہ پر ان کے بحث مباحثات بھی ہوتے رہتے ہیں، مگر زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ ہی آریہ سماج میں بھی تبدیلی آرہی ہے وہ آریہ سماج جو پیشگوئی کا منکر تھا اس سماج کے سکرٹری کے اخبار "پرتاب" لاہور ۱۶ر مارچ کے صفحہ ۳ پر آج سے ایک صدی پہلے کی پیشین گوئی جناب گاندھی جی کے متعلق درج کی گئی ہے، اور جس کے پورا ہونے کے لئے بہت خوشی کا اظہار کیا جارہا ہے، اب ہم اسے اسلامی اصولوں کی فتح کہیں یا آریہ سماج کے اصولوں کی،

یہ واویلا کون

شیخوپورہ کے ضلع میں کچھ بازیگر اسلام کی دولت سے سرفراز ہوئے، آریہ سماج نے آسمان سر پر اٹھالیا کہ مسلمانوں نے ظلم کیا، اس پر برا منانے کی کون سی بات ہے تبلیغ کا دروازہ ہر ایک کیلئے کھلا ہے آریہ سماج کو بھی حق ہے کہ وہ بھی تبلیغی زور لگائے، اتنا عرصہ ان بے چاروں کو ہندو دھرم میں رہتے ہو گئے مگر کیا کبھی ان قسمت کے دھنیوں کو ہندوؤں نے مساوات کی ایک جھلک بھی دکھلائی، اعلیٰ کہلانے والے ہندو نہ تو انہیں اپنے مندروں میں ہی آنے دیں، اور نہ ہی انہیں اپنے قریب پھٹکنے دیں، اور اگر وہ ہندوؤں کے اس سلوک سے تنگ آکر ایسے مذہب کی گود میں آرہے ہیں جو انہیں تمدنی، اور روحانی حقوق دریا دلی سے دے رہا ہے تو ہندو دوستوں کو تکلیف کیوں؟

اسلام بردباری کا حامی ہے اور گستاخی کا دشمن

مشہور منہ پھٹ آریہ اپدیشک دھرم بھکشو کی کتاب ضبط ہونے پر آریہ سماج یہ شور مچا رہا ہے کہ مسلمان عدم بردبار ہیں۔ اگر بردباری کے یہی معنی ہیں کہ مسلمان اپنے بزرگوں کی شان میں خطرناک گستاخی کو سن کر خاموش رہیں تو اسلام ایسی بے غیرتی کا کبھی روادار نہیں ہوا، اور ایسی عدم بردباری پر کئی بردباریاں قربان، باقی شرافت اور سنجیدگی کے ساتھ کی گئی، نکتہ چینی کو اسلام ہر وقت سننے اور اس کا جواب دینے کیلئے تیار ہے اور جب کبھی ہندوستان میں یہ ذہنیت پیدا ہو سکیگی کہ دوسرے بزرگوں کو عزت کے نام سے پکارا جائے یقیناً ہندوستان کیلئے وہ بہت ہی مبارک گھڑی ہوگی

دنیا کی فلاح مسلم ذہنیت میں ہے

مسلمان تو شری کرشن جی، رام چندر جی، گورو نانک دیو جی مہاراج کو بھی بزرگ ہی سمجھتے ہیں، اور ان کی شان مبارک میں سوء ادبی کے خواب میں بھی روادار نہیں، بلکہ جو ان کی شان میں بھی برا کہتا ہے اسے بھی حقارت کی نظر سے ہی دیکھتے ہیں، اور سچ پوچھو تو دنیا کی نجات اسلام کی اس مبارک ذہنیت کو اختیار کرنے میں ہی ہے، ہم کسی بزرگ کی شان کو قائم رکھتے ہوئے بھی کسی مذہب یا اس مذہب کے ہادی کے متعلق سنجیدگی اور تہذیب سے نکتہ چینی کر سکتے ہیں، اور اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں یہی کہوں گا کہ دنیا کی نجات دوسروں پر نقطہ چینی کرنے سے نہیں، بلکہ اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کرنے میں ہی ہے

مسلمانوں کی رواداری کا اعتراف

ماہ مارچ کا آریہ مسافر لکھتا ہے کہ جہانگیر کا یہ حکم تھا کہ اس ملک (ہندوستان) میں کسی گائے یا بیل کو مارنے کی اجازت نہیں کیونکہ یہ اسی طرح کھیتی باڑی کیلئے یہاں مفید ہیں جس طرح ہالینڈ میں گھوڑے، اور بادشاہ نے ان

KHILAFAT LIBRARY

دُعا کیلئے درخواست: مکرم ڈاکٹر ایل ڈی احمد ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس کمپالہ (افریقہ) اور جناب خاں صاحب محمد اکرم خان صاحب بی ۔ اے رئیس چارسدہ اور جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کمپاؤنڈر بعد حسنات دارین کیلئے بھائیوں سے دعاؤں کے طالب ہیں، لہٰذا دوست ان ہرسہ بھائیوں کیلئے اپنے خاص اوقات میں ضرور دعا کریں، کہ اللہ کریم ان دوستوں کے مشکلات دور کرے اور انھیں حسنات دارین سے سرفراز فرمائے آمین ۔ نیز تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے جو طلباء انٹرنس کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں دوست انکی کامیابی کیلئے بھی اللہ کے حضور دردِ دل سے دعا کریں ۔

میں دوستوں سے کیا چاہتا ہوں

آج کل میں قرآن پاک کے ہندی ترجمہ میں مصروف ہوں مجھے ایک نائب اڈیٹر کی ضرورت ہے جو سکھوں اور آریوں میں متانت سے تبلیغی مضامین لکھنے کے علاوہ اسلامی مضامین بھی لکھ سکے تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں

(۲) مجھے ایسے نامہ نگاروں کی ضرورت ہے جو عمدہ تبلیغی مضامین نور کیلئے لکھ سکیں قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کیوقت مکرم مولانا عبد الکریم خانصاحب میرٹھی نے میرا وسعت سے ہاتھ بٹایا تھا کہ گویا مجھے اڈیٹر کے فرض سے قریباً بے فکر ہی کر دیا تھا اب بھی مجھے ایسے ہی صاحب ہمت دوست کی ضرورت ہے

(۳) دوستونکو چاہیئے، کہ نور کی توسیع اشاعت کیلئے خاص توجہ سے کام لیں اسوقت نور عـہ روپیہ ماہوار کے خسارہ پر چل رہا ہے اگر ایک صاحب ہمت دوست کی توجہ اسطرف نہو تو پھر نور چل چکا، بھائی اس کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ دیں تاکہ یہ عـہ کا نقصان پورا ہوکر نائب اڈیٹر کیلئے بھی گنجائش نکل آئے ۔

(۴) دوستونکو چاہیئے کہ جب انہیں ہندرہ روز قبل وی پیوں کی اطلاع دیجاتی ہے تو پھر وقت پر وی پی واپس نہ کریں اس سے کام کرنے والے پر بُرا اثر پڑتا ہے ۔

(۵) دوستوں کو چاہیئے کہ نور بکڈپو سے سکھوں اور آریوں کے متعلق بہترین تبلیغی کتابیں جن کا اشتہار اسی اخبار کے صفحہ ۶ پر درج ہے خود بھی خریدیں اور اپنے دوستوں میں بھی انکی خریداری کیلئے مؤثر تحریک کریں تاکہ جہاں ایکطرف یہ کتابیں اپنا تبلیغی اثر پھیلا سکیں وہاں دوسری طرف اخبار کے فنڈ کو بھی تقویت پہنچے ۔

دوستوں کو میرے ساتھ انصاف کرنا چاہیئے

وہ کام جو لاکھوں کے خرچ سے قوم کو میسر آسکتا میں کوڑیوں کے مول دوستونکو دے رہا ہوں قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کیوقت میں نے کسی دوست پر بوجھ نہیں ڈالا، روزانہ سولہ سولہ گھنٹے لگاتار کئی سال تک کام کیا، اخبار بھی جاری رکھا اور شہر کی کمیٹی کے فرائض بھی آنریری طور پر نبھاتا رہا ۔ خدا کے کرم سے قرآن پاک کا گورمکھی ترجمہ تو مکمل ہو چکا اب میں ہندی ترجمہ میں مصروف ہوں میں جو کچھ کر رہا ہوں محض قرآن حمید کی اشاعت کیلئے، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم مسلمانوں سے واقعی یہ فاش غلطی اور ناقابل عفو سستی ہوئی جو ہم نے اس وقت تک ہندوستان کی دیسی زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم سے پہلوتہی کی ورنہ اسوقت ہندوستان کا نقشہ ہی بدلا ہوا ہوتا آپ جانتے ہیں اس میں میرا ذاتی فائدہ کیا؟ کیا میرا دل نہیں چاہتا کہ میں بھی ۵ ۔ ۶ گھنٹے روزانہ کام کر کے اپنی زندگی آرام سے گذاروں مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں روزانہ پندرہ پندرہ سولہ سولہ گھنٹے کام کروں یہ محض اسلام اور پیارے اسلام کی خاطر ۔ اور قرآن پاک کی تقدیس کی اشاعت کیلئے ۔

اب میں دوستوں سے اور کچھ نہیں صرف اسقدر چاہتا ہوں کہ نور کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ دیں تاکہ نور کی اشاعت اسقدر ہو جائے کہ اسکی عـہ ماہوار کا نقصان تو پورا ہو جائے، یہ یاد رہے کہ اخبار پر ابھی عملہ کا بوجھ نہیں، ورنہ خسارہ سو روپیہ ماہوار سے کم نہیں ۔

صداقت اسلام پر انوکھی دلیل

احسن اور اولیٰ یہی بات چاہئے کہ الہامی کتاب اپنی صداقت کی خود ہی دلیل لائے، تا مدعی سست اور گواہ چست والا معاملہ نہ ہو کہ کتاب خود تو کوئی دلیل اپنی صداقت کی لا نہ سکے، لیکن اس کے ماننے والے اپنی طرف سے کئی خود ساختہ دلائل سے اس کی خامیوں کو ڈھانکیں اور کوشش کریں، کہ کہیں عام لوگ اس کی کمزوریوں پر مطلع نہ ہو سکیں۔ اس خدا رحیم و کریم کا بے حد شکر ہے کہ جس نے ہم کو ایسی کتاب عنایت کی جو ہر طرح سے پوری ہے کیا بلحاظ جامع ہونے کے اور کیا بلحاظ مانع ہونیکے، اور پھر ساتھ سب سے بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ اپنے قیام میں کسی کے سہارے کی محتاج نہیں ہے، بلکہ قائم بذاتہ ہے نہ کہ قائم بالغیر۔

قرآن کریم میں صداقت کے کئی دلائل موجود ہیں لیکن سب سے انوکھی اور عام فہم وہ دلیل ہے جس سے قرآن کریم کا چودھواں پارہ شروع ہوتا ہے، جو بلحاظ چودہ[۱۴] کے عدد کے اس چودھویں صدی کے زیادہ مناسب ہے اور وہ یہ آیت ہے رُبَمَا يَوَدُّ الذین کفروا لو کانوا مسلمین یعنی کافر لوگ جو دین اسلام سے خارج ہیں، وہ کبھی کبھی بے اختیار کہہ اُٹھتے ہیں کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ سوائے اسلام کے باقی تمام مذاہب میں کوئی نہ کوئی ایسا نقص ضرور ہے کہ جب اس شخص پر جو اس کو مانتا ہے اس مذہب کا وہ نقص ظاہر کرتا ہے، اور ملزم ہوتا ہے تو بے اختیار اس کی زبان سے بغیر سوچے یہ الفاظ نکل جاتے ہیں۔ کہ کاش ہمارے مذہب میں یہ برائی یا خامی نہ ہوتی، جسکی وجہ سے مجھے آج کے دن شرمندہ ہونا پڑا، یہ دلیل مثالوں سے زیادہ واضح ہو سکتی ہے سو چند مثالیں بھی اس غرض سے عرض کی جاتی ہیں۔

آج کل ہندوستان کیا ساری دنیا میں اصولی لحاظ سے علاوہ اسلام کے چار مذاہب ہیں، (۱) عیسائی، (۲) بت پرست (۳) ہندو (۴) سکھ۔

سب سے پہلے عیسائیت کو لیتا ہوں، عیسائی اور سب مسائل کے متعلق جھگڑتے ہیں تو انہیں کسی قسم کی دقت اور گھبراہٹ پیش نہیں آتی لیکن جونہی تثلیث کا ذکر آتا ہے کہ ایک تین اور تین ایک تو بس دم بخود ہو جاتے ہیں، اور کوئی جواب بن نہیں آتا، سوائے اس کے کہ اپنے دلوں کو تسلی دینے کیلئے یہ کہہ دیں کہ یہ خدائی تعلیم ہی ہے اب رہے بت پرست سو وہ یہ عقدہ حل نہیں کر سکتے، کہ جب یہ خود انسان کے بنائے ہوئے ہیں تو پھر یہ اپنے خالقوں یعنی انسانوں کی مرادوں کو کیسے بر لا سکتے ہیں، اس کا جواب بھی اُن کے پاس سوائے ادھر ادھر کی باتوں کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

اب آئی باری ہندوؤں کی۔ سو ان میں جب سے سوامی دیانند جی مہاراج کا ظہور ہوا ہے انھوں نے وید مقدس کے منتروں کی من مانی تحویلیں کرنی شروع کر دی ہیں، اور جو نیوگ کا عقیدہ شری سوامی صاحب مذکور نے آریوں کے سامنے رکھا ہے وہ ایسا اخلاق سے دور ہے کہ میں اس کی تشریح بھی نہیں کرنا چاہتا اور خود اس اصول کی اہمیت اس سے ہی ظاہر ہے کہ آج تک آریہ صاحبان کو اس پر عمل کرنے کی جرأت بھی نہیں ہوئی۔

اب رہے سکھ صاحبان۔ سو اگرچہ شری باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تو سہولت ہی رکھی تھی، لیکن آج کل کے موجودہ سکھوں نے اس کو اپنے مذہب کا جزو بنا لیا، اور وہ کیسوں کا معاملہ ہے شری گورو گرنتھ صاحب میں تو یہ لکھا ہے کہ

"بھاویں لانبے کیس رکھ بھاویں گھرڑ منڈا"،

کہ دونوں طرح کرنا جائز ہے لیکن شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے کیسوں کو بھی ان پانچ بنیادی اصولوں میں شامل کر لیا کہ جن پر سکھی مذہب قائم ہے ان کی تکلیف بھی گرمی کے موسم میں محسوس ہوتی ہے جبکہ بوجہ کثرت کا ربالوں کی پوری حفاظت نہیں ہو سکتی، اور گرمی کا زور ہوتا ہے اس وقت جان تلملاتی ہے گویا سوائے اسلام کے ہر ایک مذہب میں کوئی نہ کوئی ایسی بات ہے کہ جس کی وجہ سے بعض دفعہ انسان کہہ اُٹھتا ہے کہ کاش یہ بات ہم میں نہ ہوتی، لیکن وہ مذہب اسلام ہی ہے کہ جس میں ہر ایک قسم کی سہولت بہم پہنچائی گئی ہے اور تکلیف مالا یطاق نہیں ہے جیسے کہ اس کی طرف خداوند تعالیٰ نے خود بھی فرما دیا ہے، کہ لَا یُکلّف اللّٰہ نفساً اِلّا وسعھا۔ کہ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر کوئی کام نہیں دیا جاتا فالحمد للّٰہ الذی ھدانا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللّٰہ

(عبدالرحمٰن بوتالوی (مولوی فاضل)

جامعہ احمدیہ قادیاں

بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا چولا

KHILAFAT LIBRARY

وہ چولا جس کو سکھ لوگ تعظیم کے سبب سے چولا صاحب پکارتے ہیں، ڈیرہ نانک (پنجاب) میں ایک خاص مکان میں رکھا ہوا ہے اور وہ ایک سوتی کپڑا ہے اور بعض بعض کنارے سرخی نما اور اس پر قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں، کتاب ساکھی میں چولا صاحب کی حقیقت اس طرح لکھی ہے جب باوا صاحب کا انتقال ہوا، تو یہ چولا انگد صاحب کو جو پہلے جانشین تھے، ملا، جس کو انھوں نے گدی پر بیٹھتے وقت سر پر باندھا، اور ہمیشہ بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ اپنے پاس رکھا، چنانچہ پانچویں گورو ارجن داس صاحب کے وقت تک ہر ایک گورو اپنی گدی نشینی کے وقت اس کو مبارک سمجھکر سر پر رکھتا رہا، اور ایک فرض کے طور پر یہ عادت ہو گئی کہ بڑے بڑے درباروں میں عظیم الشان مہموں کے وقت یہ چولا سر پر رکھتے اور اس سے برکت حاصل کرتے، آخر میں یہ چولا کابلی مل کو ملا جو باوا نانک صاحب کی اولاد میں تھا، اور اب تک بمقام ڈیرہ نانک ضلع گورداسپور پنجاب انھیں کی اولاد کے پاس ہے کہتے ہیں کہ گورو صاحب نے مراقبہ کیا تب یہ خلعت خدا کی طرف سے عطا ہوا۔ کوئی شبہ نہیں کہ یہ چولا آسمان سے ہی اُترا ہوا۔ اور خدا نے ہی لکھا ہو۔ کیونکہ خدا کی قدرتیں بے انتہا ہیں کسی نے اس کی حد بست نہیں کی، اور یہ بھی ممکن ہے کہ باوا صاحب کو یہ قرآنی آیات الہامی طور پر معلوم ہو گئی ہوں اور چولا کشفی طور پر دکھایا گیا ہو۔ اور پھر اس طرز پر بنایا گیا ہو کیونکہ یہ بزرگ خدا کی محبت اور عشق میں دیوانہ وار تھا، اور پرندہ کی طرح ملک در ملک پھرا کرتا تھا، کئی بار حج کو بھی گیا۔ اور وہ چولا کو اس غرض سے پہنا کرتا تھا کہ وہ اپنی نجات کا ذریعہ جانتا تھا، اور تا تمام دنیا کو اپنے اسلام پر گواہ کرے اس راز کو معلوم کرنے کیلئے ۳۰ ستمبر ۱۸۹۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ اپنے چند رفقاء ڈیرہ نانک تشریف لیگئے اور خاص انتظام کے ماتحت آپ کو چولا دیکھنے کا موقعہ ملا، اس سے پہلے کسی کو اس طرح پر دیکھنے کا موقعہ نہ ملا تھا قرآنی آیات کے علاوہ اس پر اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ بھی لکھا پایا، کئی غلافوں اور تہوں میں لپٹا ہوا پایا، سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص بھی لکھی

KHILAFAT LIBRARY

ہوئی دیکھی، چولے کو دیکھکر معلوم ہوتا تھا کہ باوا صاحب اسلام پر دل و جان سے فدا تھے اور اللہ اور رسول کے عاشق زار تھے اور اس چولا کو اس غرض سے بطور وصیت چھوڑ گئے تا سب لوگ اور آنیوالی نسلیں ان کی اندرونی حالت پر زندہ گواہ ہوں اس چولا کی ہر ایک جگہ قرآن شریف اور اسماء الہٰی لکھے ہوئے پائے گئے گویا یہ چولا اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ انگد اور بالا کی جنم ساکھی میں جو اس زمانہ میں تالیف ہوئی ہے چولے کی حقیقت کو پورے طور پر لکھا ہے کہ یہ چولا باوا نانک صاحب کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملا تھا اور اس بات کو چار سو برس کا عرصہ گذرتا ہے برابر اس کی تعظیم و تکریم ہوتی چلی آئی ہے، پس سکھ صاحبان کو چاہئے کہ اس پر غور کریں۔

کورسوں میں تبدیلی کے اسباب

بی اے کے ایک طالب علم نے ہم سے دریافت کیا کہ یہ کورس ہر سال بدلتے کیوں رہتے ہیں اور کیا ایک کتاب کی جگہ جو دوسری کتاب رکھی جاتی ہے وہ لازمی طور پر پہلی سے بہتر ہوتی ہے؟ ہم حیران ہیں کہ اس کا کیا جواب دیں کیونکہ ہم خود ہی اس کا فلسفہ سمجھنے سے اب تک قاصر رہے ہیں کورس تقریباً ہر سال بدلے جاتے ہیں اور اس طرح ہر سال مفلس ملک اور غریب ماں باپ پر لاکھوں روپے کا بار ڈال دیا جاتا ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ ردو بدل کی کبھی ضرورت ہی نہیں ہے، مگر اکثر تبدیلیاں تو مضحکہ خیز ہی ہوتی ہیں، ان کی توجیہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کی جا سکتی، کہ محکمہ تعلیم نے یہ سمجھکر کہ استاد ایک ہی کتاب کو سال بھر پڑھاتے پڑھاتے تنگ آ گئے ہوں گے ان کا دل بہلانے کی خاطر انہیں اسی کورس سے نکال کر ان کی جگہ انہی جیسی دوسری کتابیں رکھدیں، بعض لوگوں کا خیال ہے اس تبدیلی کے ساتھ خاص فرقے کے اغراض وابستہ ہیں بہرحال خواہ کچھ ہو محکمہ تعلیم کو ادھر توجہ کرنی چاہئے، اور ہندوستانی تو خود ہی غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ اب تعلیم کے سلسلے میں ایسے امور سے بچنا چاہئے جو غریب والدین کی تکلیف اور زیر باری کا باعث ہو اور وہ بددل ہو کر لڑکے کو مدرسے سے اٹھالیں، یا اس کی تعلیم سے دلچسپی لینا چھوڑ دیں۔

(اتحاد)

سابق امراء کی دلچسپیاں

لکھنؤ اور دہلی کے بگڑے دل امراء میں جب کنکوے بازی ہوتی تھی، تو ہزاروں اور لاکھوں روپے اڑ جاتے تھے، جانبین سے سال سال بھر تیاریاں ہوتیں، صدہا روپے کے کنکوے بنتے اور ڈور لگائے جاتے، آخر مقابلہ کے ایام میں ہزاروں آدمی جمع ہوتے اور بھاری بازیاں لگا کر پیچ ڈالے جاتے، تماش بینوں میں اسی طرح لاکھوں روپے کی شرطیں لگتیں جس طرح آج کل گھوڑ دوڑ پر لگتی ہیں، فریقین میں جنگ بھی ہو جاتی دس بیس جانیں جاتیں۔ اور سو دو سو سر پھوٹ جاتے۔

مرغوں اور بٹیروں کی پالیاں لڑتیں، ایک نواب نے بٹیر پالا۔ اس کا نام یار لوگوں نے صف شکن رکھا آخر بات کا اس قدر بتنگڑ بنا کہ بٹیر کو ذکر خدا میں مصروف دیکھنے والے مصاحب بھی پیدا ہوئے اس کا نام صف شکن علی شاہ رکھا گیا اور جب ایک بگڑے دل اسکو لے کر بھاگ نکلے تو اس کو مردہ سمجھکر اسکا مقبرہ بنایا گیا جس پر لکھا گیا۔

" مزار پر انوار حضرت صف شکن علی شاہ صاحب قدس سرہٗ "

اس تربت پر حفاظ ہر وقت قرآن پڑھتے تھے اور بھولے نواب کے خزانے سے خیرات ہوتی تھی آخر معلوم ہوا کہ بٹیر زندہ اور فلاں مصاحب کے قبضہ میں ہے اس کو لانے کیلئے سانڈنی سوار گئے اور جب وہ بٹیر واپس آیا، تو اس کی پیشوائی کے لئے ہاتھیوں، اونٹوں، گھوڑوں اور گاڑیوں پر باجے گاجے اور آتشبازی کے ساتھ ساتھ جلوس گیا۔ (سیاست)

لباس اور اس کے اثرات

مغرب میں خواتین کے لباس کو جس عریانی کے درجہ تک پہونچا دیا، اس نے وہاں کے مردوں کے دلوں میں اصلاح لباس کا جذبہ پیدا کر دیا ہے، اور اس جذبۂ شوق کے حق بجانب ہونے کیلئے اقتصادی اور عملی دلائل پیش کئے جا رہے ہیں۔ اور ہم کو بتایا جا رہا ہے کہ کس طرح زیادہ کپڑوں کا بدن پر خراب اثر پڑتا ہے کس طرح مرد اپنی قوت اپنی صحت اور اپنے اس اقتدار کو جو اس کو صنف نازک پر حاصل تھا کھو رہے ہیں ہم کو اس کی بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ اگرچہ پیدائش کے اعتبار سے لڑکے لڑکیوں سے زیادہ پیدا ہوتے ہیں، اور سن بلوغ تک پہونچتے پہونچتے ان کی تعداد اس قدر گھٹ جاتی ہے کہ جوان خواتین کی تعداد ان سے مضاعف ہو جاتی ہے سپاہیوں کانوں اور کارخانوں کے حادثوں کے بھی مرد ہی شکار ہوتے ہیں اور کام کا اثر ان کو عورتوں سے جلد تر کمزور اور کام سے معذور کر دیتا ہے اس کے ساتھ ہم کو اس خطرہ سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر صورت حال یہی رہی اور عورتوں نے اس اصلاح لباس کے ذریعہ قوت حاصل کر لی، تو مردوں کو اپنی جگہ خالی کر کے نیاز مندانہ درجہ حاصل کر لینا پڑے گا، انھیں خطرات کو محسوس کرنے کے بعد فرانس، انگلستان، امریکہ وغیرہ میں مردوں کے لباس کی اصلاح کیلئے انجمنیں قائم ہو رہی ہیں، جرمنی وغیرہ کی ایک محدود جماعت نے تو انتہائے جوش میں عریانی ہی کو اپنا بہترین لباس قرار دیدیا ہے وہاں طلبہ کو کم سے کم کپڑوں پر اکتفا کرنے کی تعلیم دی جا رہی ہے، کیا مغرب رفتہ رفتہ مشرق کے نظریہ سوال کی طرف نہیں آ رہا ہے (معارف)

نواب نجیب اللہ کی رعایا پروری

قریباً ڈیڑھ سو سال کا ذکر ہے کہ سنہ ۱۷۸۰ء کے قریبی زمانہ میں ہردوار میں کمبھ کا میلا آیا، ان ایام میں ہردوار میں نجیب آباد کے پٹھانوں کی حکومت تھی، جب نواب نجیب اللہ کو اپنے ماتحت راجہ کوہ دون کی سرکشی کا حال معلوم ہوا تو اس پر چڑھائی کی فکر ہوئی، مگر ریاست کا خزانہ خالی تھا، نواب کے ایک ہندو مصاحب نے عرض کیا کہ میلہ میں جو پنجابی ہندو آ رہے ہیں ان سے ٹیکس وصول کیجئے، روپیہ کا مسئلہ حل ہو جائے گا، نواب نے بہت پس و پیش کے بعد اس رائے کو منظور کر کے اس ہندو ہی کو ٹیکس وصول کرنے کی خدمت تفویض کی، چنانچہ میلہ پر ان جاتریوں سے جو پنجاب کی طرف سے آئے تھے، سوا روپیہ فی کس ٹیکس وصول کیا گیا، قابل ذکر یہ بات ہے، کہ یہ ٹیکس اس سے پہلے اس کے بعد پھر کبھی وصول نہیں کیا گیا۔

جب کوہ دون کا راجہ پھر باجگذار ہو گیا، اور علی گڈہ کا قلعہ بھی رانی خاں سے لیا گیا اور ملک میں امن و امان کی لہر دوڑنے لگی تو اگلے سال نواب نے اس ٹیکس کے روپے سے دگنا روپیہ لگا کر ہردوار میں ہندو جاتریوں کے آرام کیلئے بڑی بڑی شاندار عمارتیں بنوائیں، جن میں سے اب بھی اکثر

KHILAFAT LIBRARY

موجود ہیں اور وہ سب ہندوؤں کے تصرف میں ہیں نواب نے اپنے لئے بھی ایک وسیع باغ کا احاطہ بنوا کر اس کے اندر قیام گاہ تعمیر کرائی، اس کے بعد سے نجیب آباد کے نوابوں کا معمول رہا کہ وہ ہردوار کے اس میلے پر ضرور جاتے اسی باغ کے اندر قیام کرتے جو ہندو راجے اشنان کیلئے ہردوار آتے نواب صاحب سے ملاقات کرتے اور ہفتوں مہمان رہتے، اس باغ کی ملکیت ۱۸۵۷ء سے بہت پہلے نواب محمود خاں کے زمانہ میں ایک قیمتی ہاتھی "کالاناگ" کے معاوضہ میں جو شیر کے شکار میں بہت کارآمد تھا، رئیس بلرام کو ..... منتقل ہوگئی تھی۔

(تاریخ کا روشن پہلو)

سکوت و خاموشی

خلافت عباسیہ کا آفتاب نصف النہار پر ہے اور خلیفہ ہارون الرشید جیسا بیدار مغز خلیفہ سریر آرائے خلافت ہے اس نے وارث تخت خلافت کیلئے ایک درویش عالم کو مقرر کیا انہوں نے صوفیائے کرام کے مسلک کے مطابق عباسی شہزادہ کو دنیا کے سب سے بڑے فلاسفر اور نجات دہندہ کا پیغام من سکت سلم و من سلم نجےٰ کی تفسیر بتا کر خاموشی کا فلسفہ بتایا، کہ کہا کہ راہ نجات یہی ہے۔ عباسی شہزادے نے اس فرمان پر سر جھکایا۔ اور اس میں اس کو اس درجہ غلو ہوا۔ کہ اس نے بالکل خاموشی اختیار کی، ارکان سلطنت کو اس مسلسل خاموشی پر گونگے ہونے کا شبہ ہوا، حکماء اور اطبا طلب کئے گئے، اور علاج شروع ہوا، مگر دوا بے سود تھی، علاج بیکار ثابت ہوا، بالآخر تمام حاذق اطبا نے شہزادہ کیلئے شکار تجویز کیا، شہزادہ شاہی شان و شوکت کے ساتھ صبح کے وقت شکار کو روانہ ہوا، راستہ میں ایک تیتر بولا رفقاء شکار نے آواز پر گولی چلائی، نشانہ نے خطا نہ کی اور چند منٹ کے بعد یہ خوبصورت پرندہ ذبح کرنے سامنے لایا گیا شاہزادے پر اس حیرت ناک اور عبرت انگیز واقعہ کا بہت اثر ہوا اور بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا صدقت یا رسول اللہ اور پھر اس تڑپتے ہوئے تیتر کی طرف دیکھ کر کہا، قلت وما اھلکت کیوں بولا جو ہلاک ہوا۔

شاہزادے کی زبان سے یہ فقرہ سنتے ہی امرا دربار نے خوشی کے شادیانے بجائے، اور اپنے مقصد کو پاکر راستہ سے واپس ہوئے، اور تمام ماجرا خلیفہ ہارون الرشید سے عرض کیا، وہ نہایت خوش ہوا، اور اس نے اپنے پیارے بیٹے سے بات کی جواب میں خاموشی دیکھ کر عباسی خون جوش میں آیا، اور اسی وقت حکم دیا کہ شہزادے کے کوڑے مارے جائیں، احکام خلافت پناہ کی اسی وقت تعمیل ہوئی، شہزادے نے بلبلا کر کہا:۔

صدقت یا رسول اللہ من سکت سلم و من سلم نجےٰ پر سچ فرمایا اے خدا کے رسول تم نے جس نے خاموشی اختیار کی وہ دریائے سلامتی کے کنارے پر جا پہنچا، اور ناجی ہوگیا۔

اگر اس وقت تیتر نہ بولتا تو ہرگز شکار نہ ہوتا اس کو زخمی دیکھکر میرے منہ سے قلت وما اھلکت نہ نکلتا تو آج عباسی شاہزادے کی پیٹھ پر کوڑے نہ لگتے۔ (آستانہ)

ہمارے اسلاف کے روزے

حضرت عبداللہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے تھے، اور رات بھر نماز پڑھتے تھے، حضرت منصورؒ نے چالیس سال تک دن کو روزے رکھے اور تمام رات نماز پڑھی، حضرت ثابتؒ روز مرہ روزہ رکھتے تھے اور شب میں ایک قرآن مجید ختم فرماتے تھے، حضرت مروہؓ ابن زبیرؓ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے حتیٰ کہ روزہ کی حالت ہی میں آپ کا انتقال ہوا۔

حضرت ابن سعدؒ راوی ہیں کہ ماہ صیام میں حضرت امام غزالی کے پاس آپ کے دوست احباب جمع ہوجاتے تو آپ ان کے ساتھ نماز شروع فرما دیتے تھے، اور ہر رکعت میں ۲۰ - ۲۰ آیات ختم فرماتے، تاآنکہ کلام مجید پورا ہوجاتا، اور پھر تہجد کے وقت ایک کلام مجید ختم فرماتے، اور سحر سے افطار تک قرآن مجید کا ورد رکھتے اور فرماتے، کہ ہر ختم پر ایک دعا مستجاب ہوتی ہے۔

حضرت حسان ؒ سے ایک دفعہ کوئی لغزش ہوئی تو آپ نے سال بھر کے سوائے ایام عید کے روزے رکھے۔

حضرت ابوسلیمان رحمۃ نے ایک دفعہ فرمایا کہ مجھے عبادت میں مزہ ہی اسوقت آتا ہے جبکہ پیٹ کمر سے لگا ہوا ہو حضرت زیدؓ بن سلمہؓ عہد رسالت میں ہمیشہ غزوات کی وجہ سے سفر میں رہتے تھے جب آنحضرتؐ کا وصال ہوا تو اس کی تلافی شروع کی، اور چالیس سال تک بے روزہ نہ رہے آنحضرت صلعم اکثر صبح کے وقت ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے، اور فرماتے کہ "کچھ کھانے کو ہے؟" اگر جواب ملتا "نہیں" تو فرماتے کہ "آج روزہ ہے"۔ (سبر دکن)

گورونانک دیو کے باغی

معاصر شیر پنجاب لکھتا ہے کہ:۔

"سکھوں کو اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ جو سکھ مسلمان، ہندوؤں یا عیسائیوں کو واہگورو کا نام لینے سے روکتا ہے وہ گورو نانک دیو سے بغاوت کا علم بلند کرتا ہے"

تعلیم یافتہ مسلمان اور تجارت

لوگ تعلیم کو معاش کا ذریعہ سمجھتے ہیں، اسکول یا کالج سے فارغ ہوتے ہی اپنے آپ کو ہر طرح روپیہ کمانے کا اہل خیال کرنے لگتے ہیں لیکن بہت تھوڑے عرصہ میں ان کا یہ خیال باطل قرار پاتا ہے

تعلیم کا مقصد انسان کو حیوانیت کی پستی سے ابھر کر انسان بنانا اور دماغ میں روشنی، خیالات میں بلندی، عقل میں جولانی، اور اخلاق میں خوبی پیدا کرنا ہے لیکن انسان تعلیمی صیقل کے بعد بھی انسان ہی رہتا ہے اور اس کی قیمت میں علمی حیثیت سے کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔

یہی مغالطہ ہے جس نے تعلیم یافتہ مسلمانوں کو غیر تعلیم یافتہ مسلمانوں سے زیادہ مبتلائے مصائب بنا دیا ہے اگر قانون پیشہ انجنیئر، ڈاکٹر وغیرہ اپنے آپ کو ملازمت کا مستحق اور روپیہ کمانے کے قابل سمجھیں تو بالکل صحیح ہے لیکن ایک گریجوایٹ جو کسی خاص فن اور کسی خاص علم میں مہارت نہیں رکھتا، محض اس وجہ سے کہ وہ ایک زبان کسی حد تک سمجھنے لگا ہے اپنے آپ کو کسی قابل کیوں سمجھنے لگتا ہے وہ معاشرت اور تمدن کی مشینری میں کسی پرزے کی جگہ نہیں لے سکتا اس کی ہستی ملک و قوم کیلئے اتنی مفید بھی نہیں ہے جس قدر ایک نجار اور ایک معمار سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہونچتا ہے۔

اس کی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ ایک جاہل خوانچہ والا ایک میٹریکولیشن پاس کر لینے والے سے کہیں زیادہ کما لیتا

KHILAFAT LIBRARY

ہے اور ہزار بارہ سو کا سامان رکھنے والے ناخواندہ دوکاندار کی ماہانہ آمدنی ایک گریجوایٹ سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔

تجارت اور اس کے فوائد

وہ جس غلط فہمی میں مبتلا ہیں اسے اپنے دل سے دور کردیں، میرا خیال ہے کہ مسلمانوں کی ہلاکت و بربادی کا بڑا راز یہ ہے کہ ان میں تجارت اور کاروبار کے مشاغل بہت کم ہے اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ ملازمت کی طرح کاروبار شخصی فوائد تک محدود نہیں ہوتا۔ بلکہ کاروباری آدمی اپنے علاوہ بہت سے افراد کی مصروفیت کا ذریعہ بن جاتا ہے ایک تاجر کی دوکان کو دیکھئے اور اس کے سامان تجارت سے اندازہ کیجئے کہ ایک چھوٹی سی دوکان کم از کم دس ہزار نفوس کی کوشش سے آراستہ ہوتی ہے کوئی چیز کسی نے بنائی ہے اور کوئی چیز کسی نے تیار کی ہے بس ایک دوکان کا کھلنا گویا ہزاروں آدمیوں کے باکار بننے یا ان کی باکاری کے برقرار رہنے کا زبردست ذریعہ ہے دوکان داری کی طرح کسی کارخانے کی حالت پر توجہ کیجئے اور ملاحظہ فرمایئے کہ مالک کے علاوہ کتنے آدمی اس کے ذریعہ سے اپنی روزی حاصل کر رہے ہیں۔

اس سے آپ نتیجہ نکال سکتے ہیں، کہ اگر مسلمانوں میں تجارت کا مذاق پیدا ہوجائے، تو کتنے مسلمان ذلت و آوارگی اور افلاس و پریشانی سے نجات حاصل کرسکتے ہیں، لیکن شومئی تقدیر سے تجارت و کاروبار کی طرف مسلمانوں کی توجہ بہت کم ہے اور یہ معزز پیشہ صرف ایک طبقہ میں محدود ہوکر رہگیا ہے، جو دولت کی وجہ سے کتنا ہی صاحب عزت سمجھا جائے، لیکن کم علم و جاہل کے نام سے ضرور پکارا جائے گا۔

تعلیم یافتہ لوگوں کیلئے تجارت زیادہ مفید ہے امراء کو اپنی دولت کے غرور اور تعلیم یافتہ اصحاب کو اپنی تعلیم کی وجہ سے تجارت اور دوکانداری کے پیشہ میں توہین محسوس ہوتی ہے حالانکہ یہی دونوں طبقے تجارت کے لئے زیادہ موزوں ہیں، کیونکہ امراء کے پاس روپیہ ہے جو تجارت کی روح ہے اور تعلیم یافتہ لوگوں کے پاس دماغ ہے اور دماغ ہی تجارت میں سرسبزی و فلاح کا باعث ہوتا ہے تجارت "محنت" اور "سرمایہ" کے مجموعہ کا نام ہے سرمایہ جتنا زیادہ ہوگا، اسی قدر کاروبار وسعت پذیر ہوگا اور محنت جسقدر منظم اور باقاعدہ ہوگی اسی قدر سرسبزی و کامیابی حاصل ہوگی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایک تعلیم یافتہ اور سلجھے ہوئے دماغ کا آدمی کسی کام کو جس سلیقہ اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے سکتا ہے وہ ایک جاہل سے ناممکن ہے خدا کی شان ہے کہ جو تاجر اپنے دستخط نہیں کرسکتے اور جن کو دیگر ممالک میں اپنے ملک کی تجارتوں حرفتوں اور قدرتی پیداوار کا صحیح اور مکمل علم حاصل نہیں ہے لاکھوں روپیہ ماہوار پیدا کر رہے ہیں، اور دوسری طرف وہ گریجوایٹ جس نے اٹھارہ سال کا زمانہ اپنے دل و دماغ کی تربیت میں بسر کردیا ہے جو افراد و قوم کے عروج و زوال کے اسباب سے واقف ہے اور جو گھر بیٹھے تمام دنیا کے تاجروں سے تعلقات پیدا کرسکتا ہے، نان شبینہ کو محتاج ہے اور اُن کی انتہائی خواہش و کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح پر کوئی ملازمت اسے میسر آجائے۔

تعلیم یافتہ گروہ کی یہ ناداری اور بے کاری کس قدر قابل افسوس ہے نہ معلوم کتنے ایسے گریجوایٹ ہوں گے جو تعلیم سے فارغ ہوکر اپنی محدود عمر میں اتنا بھی نہ کما سکے ہوں گے، جتنا روپیہ ان کے والدین نے ان کی تعلیم میں صرف کردیا، اور پندرہ بیس سال کی جو مدت ضائع ہوئی وہ اس نقصان مایہ پر مستزاد ہے۔

تجارت کی تعلیم

نوجوانوں کو چاہیئے، کہ تعلیمی کورس پورا ہونے کے بعد تجارتی تعلیم حاصل کریں، اگر تجارت علم پر موقوف ہوتی تو آج ناخواندہ تاجر اور ایسی شاندار فرموں کے مالک نہ ہوتے، بہرحال تجارتی تعلیم سے میری مراد کتابی تعلیم نہیں ہے بلکہ وہ عملی تعلیم ہے جو تاجروں کی صحبت میں رہکر اور کاروباری مشاغل میں شریک ہوکر حاصل کی جاسکتی ہے

سب سے پہلے اپنی طبیعت کا اندازہ کرو اور دیکھو کہ دنیا میں ہزاروں قسم کے جو کاروبار پھیلے ہوئے ہیں ان میں کس طرف تم میلان طبع رکھتے ہو جب اس بات کا فیصلہ ہوجائے، تو غور کرو کہ تمہیں جو کام اختیار کرنا ہے اس کے متعلق کس کارخانہ یا کس تاجر نے کامیابی حاصل کی ہے اسی کارخانہ میں چندروز حاضر باش رہو، اور اسی تاجر کی صحبت میں رہ کر کاروبار کے نشیب و فراز معلوم کرو۔

سرمایہ بہم پہونچانے کی تدبیر

اگر بالفرض تمہارے پاس سرمایہ نہیں ہے تو پرواہ نہ کرو اور کاروباری ارادہ کو بدستور قائم رکھکر کام سیکھو جب تم کاروباری مہارت حاصل کرلوگے، تو تمہیں ایسی ملازمت کا مل جانا دشوار نہیں جس کی آمدنی تمہارے محدود ذاتی مصارف سے کئی گنی زیادہ ہو مثلاً ایک شخص گریجوایٹ ہو وہ کسی کاروبار سے اچھی طرح واقف ہوگا، تو باآسانی ایک منیجر یا اسسٹنٹ منیجر کی جگہ حاصل کرلیگا، اور اس طرح ڈیڑھ سو بلکہ ڈھائی سو روپے ماہانہ آمدنی ایک معمولی بات ہے

اس آمدنی کو بڑی احتیاط کے ساتھ پس انداز کرو سال دو سال کے عرصہ میں تمہارا سرمایہ ایک معقول راس المال کی صورت اختیار کرلے گا، اب تمہیں کاروبار شروع کردینا چاہئے، میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ تجارت سرمایہ اور محنت کا مجموعہ ہے پس تجارت میں جو منافع ہوتا ہے اسے سرمایہ اور محنت پر تقسیم کرنا چاہئے، جب سرمایہ زیادہ ہوتا ہے، تو محنت کے حصہ میں کم رقم آتی ہے لیکن جب محنت زیادہ ہوتی ہے تو اور سرمایہ نسبتاً کم ہوتا ہے تو منافع کا بیشتر حصہ محنت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مثلاً ایک خوانچہ والا پانچ روپے کی مٹھائی لے کر دن بھر گشت کرتا ہے اور ایک روپیہ کماتا ہے اس میں سے تین آنہ سرمایہ کا منافع ہے اور تیرہ آنہ خوانچہ والے کی محنت کا معاوضہ ہے ایک تاجر جو دس روپے کے سرمایہ سے دوکان کھولتا ہے اسے روزانہ پانچ روپے کی آمدنی ہوتی ہے اس میں تین روپے سرمایہ کا منافع ہے اور دو روپے تاجر کا حق المحنت ہے پس اگر تمہارے پاس سرمایہ کم ہے تو اس مغالطہ میں نہ رہو کہ سرمایہ کی کمی سے کاروبار نہیں چل سکتا اگر سرمایہ کم ہے تو اس کمی کو اس وقت تک اپنی محنت سے پورا کرتے رہو جب تک سرمایہ مناسب حدود تک نہ آجائے۔

تعلیم یافتہ لوگوں کیلئے کس قسم کی تجارت مفید ہے

تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے یہی صورت نہیں ہے کہ وہ ایک دوکان کھول کر بیٹھ جائیں دوکانداری تو صرف انہی لوگوں کے لئے ہے جن میں دنیا کے بڑے بڑے تاجر رہ سکیں

KHILAFAT LIBRARY

سے تعلقات قائم کرنے کا سلیقہ نہیں پایا جاتا۔

جب ایک تعلیم یافتہ شخص تجارت کیلئے آمادہ ہو تو اس کے سامنے کاروبار کی مختلف صورتیں آتی ہیں، جن کیلئے وہ غیر تعلیم یافتہ لوگوں سے زیادہ صلاحیت رکھتا ہے، مثلاً درآمد و برآمد کا ایک وسیع میدان اس کے روبرو ہے جس کیلئے میز کرسی قلم دوات اور چند لیٹر پیپر کے سوا کچھ درکار نہیں چنانچہ بمبئی اور کلکتہ وغیرہ میں صدہا تعلیم یافتہ اشخاص اس کاروبار کی بدولت ہزاروں روپے کما رہے ہیں، ملکی و غیر ملکی مصنوعات اور پیداوار کے متعلق جو بڑی بڑی کمپنیاں کام کر رہی ہیں ان کی ایجنسی کے فرائض صرف تعلیم یافتہ لوگ انجام دے سکتے ہیں، اور یہ کام ان کیلئے نہایت مفید و زرخیز ثابت ہو سکتا ہے ہر ایسا کاروبار جس کا تعلق ڈاک اور خط و کتابت سے ہے، بنکنگ (ساہوکاری) آڑت (نیلام) مشترکہ تجارت اور ٹھیکہ داری کاروبار کی ایسی صورتیں ہیں جو کام کرنیوالوں کو نظر آتی ہیں۔

تاجر بننے والے نوجوانوں کی تعلیم کیا ہونی چاہیئے

اگر تعلیم یافتہ احباب نے تجارت کو اپنا نصب العین قرار دیا تو نہ صرف اسلام کے ابتدائی تمول کی روایات زندہ ہونگی بلکہ قوم کی موجودہ حالت میں فوراً خوشگوار انقلاب محسوس ہونے لگیگا۔ آج جس طرح والدین اپنی اولاد کو ملازمت کے خیال سے اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم دلواتے ہیں اگر ان کی آئندہ زندگی کے لئے کاروبار تجویز کریں تو پھر ان کا وقت غیر ضروری تعلیم میں ضائع نہ کریں، میں خیال کرتا ہوں کہ تاجر بننے والے طلباء کیلئے اسکول لیونگ کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لینا بالکل کافی ہے، اور گریجوایٹ بننے میں وہ چار پانچ سال اور چار پانچ ہزار روپیہ ضائع کرنے کی بجائے اتنا وقت اور اتنا روپیہ کاروباری زندگی کے آغاز میں بسر کریں گے تو ان کیلئے زیادہ مفید ہوگا۔ (مناوی)

وصیّت نمبر ۳۱۷۹

میں جمعدار عبد اللہ خان ولد لعل خان قوم آوان پیشہ پنشنر عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۰۸ء ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے، ایک مکان واقعہ دوالمیال قیمتی اندازاً ۱½ ہزار روپیہ اور زمین ۴ بیگھہ دوالمیال میں ہے قیمتی ۱۲۰۰ روپیہ ہے، اور مبلغ ۴۰ روپے ماہوار پنشن ہے، میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں، کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو، اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں، تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط

العبد جمعدار عبد اللہ خان حالوارد قادیان، گواہ غلام محمد دوالمیالی بقلم خود۔ گواہ مسعود الحق بقلم خود۔

وصیّت نمبر ۳۱۷۸

میں نذیر احمد ولد بابو اعجاز حسین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ر جنوری ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائداد نہیں، میں اس وقت -/-/50 روپیہ ماہوار کا ملازم ہوں، میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔

العبد نذیر احمد احمدی حال وارد قادیان بقلم خود، گواہ شد عبد الرحمان، مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد عبد الرحمٰن بٹالوی قادیان بقلم خود۔

وصیّت نمبر ۳۳۰۳

میں علی حسن ولد منشی احمد بخش قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت نومبر ۱۹۱۵ء ساکن سنور ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ر جنوری ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے قادیان میں ۳½ گھماؤں زمین زرعی اور ایک سکنی مکان سنور میں ہے لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے، جو کہ اس وقت -/۱۷۵ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ جو میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو، اس کے بھی دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی، اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں، تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد علی حسن بقلم خود ہیڈ نجلس سندھ ساکن سنور۔ حال وارد قادیان

گواہ شد۔ عبد اللہ مالی ساکن قادیان۔ گواہ شد مولا بخش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

جسمانی صحّت قائم رکھنے کے:۔

تیرہ ۱۳ نصائح

(۱) مقدور کے موافق سادہ مگر مقوی غذا کھائیں، مرغن اور میٹھی چیزیں زیادہ مقدار میں کھانا مضر ہیں۔

(۲) نوعمر لڑکوں کو زیادہ گوشت اور زیادہ مصالحہ دار غذائیں نہ دینی چاہئیں، البتہ غذائیں حتی المقدور معین اوقات پر دینی چاہئیں چھابڑیوں اور بازاروں میں تنہا کھانا نہایت مکروہ عادت ہے

(۳) کھانے کے بعد یہ دیکھنا ضروری ہے کہ بچہ دانتوں کو اچھی طرح صاف کر لے، کھانا اچھی طرح چبائے اور نہایت آرام و اطمینان سے کھائے۔

(۴) کچے اور زیادہ پکے ہوئے پھل بچہ کو ہرگز نہ دیئے جائیں باسی چاول بھی مضر صحت ہیں۔

(۵) لیمونیڈ۔ سوڈا، برف والے شربت کا کثرت سے

KHILAFAT LIBRARY

استعمال صحت کے لئے مضر ہے۔

(۶) کھانے میں زیادہ پانی پینا ہضم کو خراب کرتا ہے۔

(۷) میدانی کھیل کھیلنے چاہئیں، اور کھلی تازہ ہوا میں دن کا زیادہ تر حصہ رہنا چاہیئے۔

(۸) شادی کم از کم بیس سال کی عمر میں ہونی چاہیئے، مگر جب لڑکا پڑھائی وغیرہ سے فارغ ہو سکے۔

(۹) کپڑے ہر موسم کے مطابق ہونے چاہئیں، سردی کے موسم میں اگر کشمیرہ، فلالین نہ ملیں، تو روئی دار کپڑے بنوا دینے چاہئیں۔ بعض نوجوان بانکپن کی بدولت نمونیا کا شکار ہو جاتے ہیں،

(۱۰) جوان لڑکے کے لئے سات گھنٹہ ہر روز سونا ضروری ہے صبح سویرے اُٹھکر سیر کو جانا صحت کے لوازمات سے ہے۔

(۱۱) والدین کو دیکھنا چاہیئے، کہ بچہ پڑھنے میں جھک کر نہ بیٹھے، نہ ہی لیٹ کر پڑھے، بلکہ جہانتک ممکن ہو سیدھا بیٹھکر، اور اگر تھک جائے تو کھڑا ہو کر یا چل پھر کر پڑھے۔

(۱۲) آنکھوں کی حفاظت نہایت ضروری ہے والدین کو خیال رکھنا چاہیئے کہ لڑکا کتاب کو آنکھ سے بہت نزدیک نہ رکھے، دُھندلی روشنی میں نہ پڑھے، رات کو چھت والے لیمپ کے نیچے پڑھے اور اگر چھت والا لیمپ نہ ملے تو لیمپ اس طرح رکھے کہ روشنی پیٹھ کی طرف سے بائیں شانے کے اوپر سے کتاب پر پڑے

(۱۳) لڑکا صبح اُٹھکر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے آنکھوں پر دیا کرے اگر آنکھوں میں کچھ نقص محسوس ہو، تو فوراً ڈاکٹر سے ملاحظہ کرائے۔ موتی سرمہ آنکھوں کیلئے بہت مفید چیز ہے۔

اخبارؔ اسلامی دُنیا کا قاہرہ سے اجراء

ہندوستانی جرنل ازم میں اگرچہ بہت بڑا انقلاب آچکا ہے اور اب اخباروں اور رسالوں کی وہ حالت نہیں رہی جو آج سے چند سال پیشتر تھی، بعض اخبار اور رسالہ جات نے تو پنجاب اور دیگر صوبہ جات میں اس قدر ترقی کی ہے کہ ان کا وجود محسوس ہونے لگا ہے اور ان کی آواز باثر سمجھی جانے لگی ہے، لیکن بعض اخبارات پر ابھی تک مدوجزر کا سا سماں ہے، کسی وقت ان کی چمک دیکھنے والوں کی آنکھوں اور دل پر اثر پیدا کرتی ہے، اور کسی دوسرے وقت وہی اخبار مشکلات کے طوفان میں نظر آتے ہیں، تاہم اخبار نویسی کا معیار بہت ترقی کر گیا ہے، اور ہندوستان میں اس لحاظ سے لکھنے والوں کی کمی نہیں، چونکہ ان لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی نہیں ہو سکتی، اس لئے ان کی قوت نمو اندر ہی اندر مر جاتی ہے،

اخبار بینی کا مذاق اگرچہ پہلے کی نسبت بہت ترقی کر گیا ہے مگر یہ ترقی کوئی خوشگوار نتائج پیدا نہیں کر سکتی، کیونکہ یہ ترقی غیر محسوس ہے اس لئے غیر خوش کن ہے مثلاً آپ ریل میں سفر کریں، تو آپ دیکھیں گے کہ ریل کے جس کمرے میں پچاس مسافر سوار ہیں، ان میں سے پانچ کے پاس اخبار ہیں، اور باقی پینتالیس ان سے صفحے مانگ کر پڑھ رہے ہیں، برخلاف اس کے اگر آپ کسی دوسرے کمرے میں جائیں، جہاں پانچ انگریز سوار ہوں، تو پانچوں کے پاس اپنے اپنے اخبار ہوں گے،

اخبار مانگ کر پڑھنا۔ ایک اخلاقی گناہ ہے جب ہم اپنی غذا خود پیدا کرتے ہیں، اور کسی کی روٹی کی طرف دیکھنا اخلاقی گناہ خیال کرتے ہیں، اور بُرا مناتے ہیں، اور اسی طرح دیگر ضروریات زندگی کی چیزوں میں حتیٰ کہ ایک شریف آدمی دوسرے آدمی سے راستہ دریافت کرنے میں بھی بعض دفعات جھجکتا ہے اور اُسے بُرا خیال کرتا ہے تو یہ کیسا بُرا اور معیوب امر ہے کہ ہم ایک آنہ اپنے علم کی زیادتی کے لئے صرف نہیں کر سکتے، جو ہمارے لئے بطور روحانی غذا کے ہے اور ہم اسے مانگ کر اپنی ضرورت پوری کرتے ہیں،

مانگ کر پڑھنے کے نقصانات وہ لوگ جو اخبار کو مانگ کر پڑھتے ہیں، وہ نہ صرف اپنے وقار کے ہی خلاف کرتے ہیں، بلکہ وہ بحیثیت سوسائٹی کے ایک فرد ہونے کے ساری سوسائٹی کو نقصان پہونچاتے ہیں، کیونکہ اخبار نویس جس مقام پر اخبار کو بلحاظ اور کمال کے پہونچانا چاہتا ہے وہ اس کی کثرت اشاعت پر ہی منحصر ہے تو وہ لوگ جو اس علمی گداگری پر اکتفا کرتے ہیں، ایک طرف خود اخبار کی آمدنی کو نقصان پہنچاتے ہیں دوسری طرف اپنے عمل سے دوسروں کو نقصان پہونچانے کی تحریک کرتے ہیں، اور سوسائٹی کے کمزور افراد ان کی اقتداء کرتے ہیں، اگر وہ سب خرید کر اخبار پڑھتے تو اخبار نویس کو اس سے فائدہ ہوتا اور وہ اخبار میں گوناگون خوبیاں پیدا کرنے کی سعی کرتا اور ملک کے لئے مفید بناتا، لیکن اس صورت میں ملک اس عظیم الشان خدمت سے محروم ہو جاتا ہے جو ایک اخبار نویس کے ذریعہ سے سرانجام ہو سکتی تھی، پس ایسے دیگر قسم کے گداگر ملک کیلئے وبال ہیں، اسی طرح علمی گداگر بھی ملک کے سوہان روح ہے۔

معمولی رواداری۔ جس نے اخبار خریدا ہے وہ اُسے معمولی رواداری خیال کرتا ہے اور ایسے مانگنے والوں کو اخبار پیش کر دیتا ہے اور کبھی یہ خیال کر لیتا ہے، کہ جب میں نے پڑھ لیا تو کیا ہرج ہے کہ کوئی اور فائدہ اٹھائے، مگر وہ کبھی غور نہیں کرتا، کہ اس کا اثر اخبار پر کیا پڑتا ہے اور اس سے ملک کے مفید لٹریچر میں خطرناک طور پر کمی ہوتی ہے الغرض ہمارے ملک کے اخبارات کی کمزوری کا راز اخبارات کی قلت اشاعت میں مستور ہے تاہم اخبار نویسوں کی مساعی اور ان کی محنت قابل صد شکر گذاری ہے۔

جو لوگ یہ نہیں جانتے کہ ہندوستانی اخبار نویس کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ اُسے ایک آرام دہ مسئلہ خیال کرتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے، کہ اس سے بڑھکر عرق ریزی اور کسی کام میں کم کرنی پڑتی ہوگی باوجود اس کے اب ہندوستان کے اخبارات میں ایک غیر معمولی انقلاب دیکھتے ہیں، اس انقلاب کا ایک جدید نمونہ یہ اخبار بھی ہے جس کو مصر سے میں جاری کرنا چاہتا ہوں۔

ہندوستان کے فرزندوں نے وقتاً فوقتاً انگلستان و امریکہ سے تو اخبارات و رسالے جاری کئے ہیں، اور وہ ہمارے لئے باعث صد افتخار رہیں، مگر ابھی تک کسی ہندوستانی نے عربی ممالک کو اخبار کے لئے میدان نہیں بنایا تھا، خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے یہ توفیق دی۔

ایک کمی۔ میں عرصہ سے ایک کمی محسوس کر رہا تھا اور وہ یہ کہ ہمارے پاس باوجود ان کثیر اخبارات کے جو ہندوستان میں پائے جاتے ہیں، کوئی ایسا اخبار نہیں تھا، جو ممالک اسلامیہ کے متعلق اس طرح لکھے کہ گویا ہم ممالک اسلامیہ کو دیکھ رہے ہیں، وہاں کی خبریں وہاں کے حالات وہاں کے مناظر اور تصویریں شائع کر کے ان ممالک سے ہم کو

متصل کر دے، میں نے اس اخبار کیلئے سوچا اور بہت سوچا تو یہی سمجھا کہ اس کے لیے مقام اشاعت ہندوستان کے اندر نہیں بلکہ ہندوستان سے باہر ہونا چاہئے، اور ایسی جگہ ہونا، جہاں سے تمام عربی ممالک کو دیکھنا آسان ہو بہت غور اور مشورے کے بعد میں نے قاہرے کو اس غرض کیلئے انتخاب کیا اور اس کا نام **اسلامی دنیا** تجویز کیا **اسلامی دنیا**۔ اسلامی دنیا حقیقت میں ہندوستانی اخبار نویسی میں ایک مزید انقلاب ہوگا، جن حالات اور جن مشکلات کا مقابلہ انسان اپنے ملک و وطن اور قوم میں بیٹھکر آسانی سے کر سکتا ہے ان کا مقابلہ غیر قوم و غیر ملک میں کرنا سخت دشوار ہوتا ہے۔

ہندوستانی اخبار نویسوں سے درخواست اس لئے میں ابنائے وطن اور ہندوستانی معاصرین سے درخواست کرتا ہوں، کہ وہ میری حوصلہ افزائی کیلئے کھڑے ہوں اور اس ضرورت حقہ کو واضح کر کے پبلک میں اس اخبار کی خریداری کی تحریک کریں، کیونکہ ہندوستان کیلئے یہ امر بھی خوش کن ہے، کہ ایک ہندوستانی مصر میں بیٹھ کر اپنے ملک کے نام کو بلند کرنے کی سعی کر رہا ہے اور اس خدمت کے لئے میں نے بہت کچھ خرچ کر کے بلاد اسلامیہ کی سیاحت کی ہے اسلئے آپ کی وطنیت کا تقاضا یہ چاہتا ہے کہ آپ اس تحریک کو کامیاب کریں، میں اس مضمون کی چند کاپیاں بعض اخبارات کو روانہ کر رہا ہوں، میں ممنون ہونگا اگر دوسرے اخبارات بھی ان اخبارات سے لیکر اس کو شائع کر دیں۔

اخبار کی پالیسی۔ اخبار کی پالیسی یہ ہوگی کہ وہ مسلمانوں کو ان کے مصائب ملی سے آگاہ کر کے اتحاد ملی کی طرف لائے اور تمام مسلمانوں کے واسطے تعارف ہو سکے، اور یہ اخبار ہر قسم کے مناقشات سے دُور رہنے کی کوشش کرے گا اخبار کی قیمت ۵ سالانہ ہوگی، جو ہر حالت میں پیشگی ادا کرنی ہوگی، کیونکہ یہاں سے وی پی جا نہیں سکتے۔ اس لئے منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر لے کر بھیج سکتے ہیں ہر قسم کی خط و کتابت کیلئے پتہ انگریزی میں لکھیں، جو حسب ذیل ہے:- شیخ محمود احمد عرفانی، ایڈیٹر اسلامی دنیا
شارع محمد علی ۱۱۴ مصر۔

نوٹ:- جو احباب اخبار کی سرپرستی کریں گے یا اس کے لئے خریدار مہیا کریں گے ان کی تصاویر اخبار میں شائع ہوتی رہیں گی+

KHILAFAT LIBRARY

حکومت کا گیارہ کروڑ
اور
مہاجنوں کا تیرہ کروڑ
پنجاب کے دو زر گیر نظام

ہندوستانیوں کیلئے ایک نہایت ہی قلیل التعداد سرمایہ دار طبقے کا ظلم و جبر بھی ذرا ملاحظہ ہو۔ جسے ہم بآسانی دور کر سکتے ہیں۔ بآسانی دور کرنے کی تدبیریں اختیار کر سکتے ہیں، مگر ہماری نظر اس طرف نہیں جاتی، اور اگر کوئی مظلوم طبقہ ان تدابیر پر توجہ دلائے تو اس کی بات نہیں سُنی جاتی، بلکہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے ہاں فرقہ داری کا وجود ہی مذموم ہے، لہذا تم جو کچھ کہتے ہو وہ مستحق شنوائی نہیں اور منافی "قومیت" ہے۔

پنجاب میں حکومت زمینداروں اور کسانوں سے جو کچھ وصول کرتی ہے وہ زیادہ سے زیادہ پانچ چھ کروڑ ہوگا سارے صوبے کی آمدنی گیارہ اور بارہ کروڑ کے درمیان ہے لیکن اس زر گیر نظام کے ساتھ پنجاب میں قلیل التعداد مہاجنوں اور سرمایہ داروں کا بھی ایک نظام جلب منفعت ہے جس کے ماتحت کم از کم تیرہ کروڑ روپے سالانہ کی رقم بطور سود صوبے کے غریبوں اور مفلسوں کی جیبوں سے نکل کر مہاجنوں کے پاس چلی جا رہی ہیں، جن کی واحد قابلیت یہ ہے کہ ان کے پاس شروع میں کچھ روپیہ تھا اور وہ اس روپے کو ضرورت مندوں کے حوالے کر کے ان سے بے دردی کے ساتھ سود وصول کرنے پر آمادہ تھے، حکومت جو روپیہ وصول کرتی ہے اس میں سے یہ ہر سال ایک اچھی رقم رفاہ عام کے محکموں پر صرف ہوتی ہے لیکن ساہوکار اور مہاجن جو تیرہ کروڑ روپیہ ہر سال وصول کرتے ہیں یہ سارا کا سارا غریبوں کو مزید تباہ کرنے انھیں مزید زیر بار بنانے اور ان کی یومیہ آمدنی کو مزید گھٹانے کا ذریعہ بننے کے سوا اور کسی کام نہیں آتا۔ کاش کوئی گاندھی نہرو پنجاب کے زمینداروں اور کسانوں کو اس نوے کروڑ روپے کے قرض سے اور تیرہ کروڑ روپیہ سالانہ کے سود سے نجات دلاتا، تو زمیندار اور کسان جن کی تعداد کسی حالت میں بھی ڈیڑھ کروڑ سے کم نہ ہوگی، گاندھی اور نہرو کے احکام کے ماتحت فی الفور بڑی سے بڑی قربانیوں پر آمادہ ہو جاتے اور مالیہ زمین کی ادائیگی تک بند کرائی جا سکتی۔

پنجابی ہندوؤں کی روش

قرض کی معافی یا تخفیف اور سود کی معافی یا تخفیف تو رہی درکنار، پنجاب کے ہندوؤں کو یہ بھی منظور نہیں کہ انضباط حسابات کا کوئی قانون بنے، پہلے ساہوکارہ بل پیش ہوا، ہندو ارکان کونسل، ہندو مقررین، اور ہندو جرائد نے اس کی اشد ترین مخالفت کی، یہ قانون منظور ہو گیا، مگر ہندوؤں کے شور و شغب سے متاثر ہو کر حکومت نے اس کے نفاذ کو معرض التوا میں ڈالدیا، بعد ازاں خود حکومت نے ایک مسودہ قانون پیش کیا، ہندوؤں نے اس کی بھی مخالفت کی، حالانکہ اس کا مقصد محض یہ تھا، کہ آئندہ بنئے مہاجن اور ساہوکار جو روپیہ قرض دیں اس کا محاسبہ ہوتا رہے تاکہ ان پڑھ اور مفلس قرضداروں پر چالاک ساہوکار کوئی ناجائز بوجھ نہ ڈال سکیں، ہندوؤں کو یہ بھی منظور نہیں، اس لئے منظور نہیں کہ سرمایہ دار اور مہاجن صرف ہندو ہیں اور مقروض عموماً مسلمان ہیں، یہ حقائق ہمارے سامنے ہیں، لیکن گاندھی جی انتہائی بے تکلفی کے ساتھ محض اتنا فرما دینا کافی سمجھتے ہیں، کہ آزاد ہندوستان میں فرقہ داری کو کوئی دخل نہ ہوگا، بلاشبہ اس باب میں حکومت کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں،

بلکہ جس طرف سے دباؤ پڑتا ہے اُدھر جھک جاتی ہے اور اگر مختلف اقوام یکساں طور پر مصروف مخالفت ہو جائیں، تو وہ آرام سے بیٹھ رہتی ہے اور کبھی یہ نہیں سوچتی کہ مظلوم کی امداد بہر حال ضروری ہے ساہوکارہ بل اس کی اس روش کا ایک قاطع ثبوت ہے۔

مؤثر دباؤ کی واحد صورت

لیکن ہم جانتے ہیں کہ حکومت پر مؤثر دباؤ کا طریقہ ایک اور صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام اقوام جس حد تک ممکن ہوں، متفقہ حیثیت سے دباؤ ڈالیں، اگر ہندو مسلمان کے خلاف چلیں، مسلمان ہندو کے علی الرغم عمل پیرا ہو تو نتیجہ محتاج بیان نہیں رہتا، اس باہمی ظلم وجبر کے زہر نے ساری قوم کی زندگی کو معرض خطر میں ڈال رکھا ہے لیکن ہم اس کے علاج کیلئے صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتے ہیں، کہ آزاد ہندوستان فرقہ داری کا متحمل نہیں ہو سکتا کسی صوبے کی حکومت گیارہ کروڑ روپیہ سالانہ رعایا سے وصول کرے درآنحالیکہ فی کس یومیہ آمدنی بے حد قلیل اور ناقابل گزران ہو، تو ہم اس کی خدمت ضروری سمجھتے ہیں لیکن مہاجنوں کی ایک قلیل جماعت تیرہ کروڑ سالانہ کھا جائے تو اسے اول تو سامنے نہیں لاتے اور اگر یہ دردانگیز حقیقت سامنے آجائے، تو سارا زور اس بات پر صرف کر دیتے ہیں، کہ اس میں کوئی رد وبدل نہ ہو، مہاجنوں کی زرگیری پر کوئی پابندی عائد نہ ہو سکے، اور گاندھی جی انتہائی بے تکلفی سے فرما دیتے ہیں، کہ آزاد ہندوستان میں فرقہ داری کو کوئی دخل نہ ہوگا، اس طرح آزادی کی تحریکیں کامیابی کی منزل پر پہونچا کرتی ہیں؟

مسلمانان پنجاب کی نجات

آخر میں ہم پھر کہتے ہیں کہ گاندھی جی حقائق کو نظر انداز نہ کریں، غیر ملکی حکومت کے تمام دکھ مسلم ہیں، اور کوئی شخص اجنبی حکومت سے اس کے سوا توقع ہی کیا رکھ سکتا ہے لیکن دکھوں کا بڑا حصہ خود ہمارے بھائیوں کے ایک گروہ کا بھی پیدا کردہ ہے جس سے کانگریس اور گاندھی جی بالکل بے پروا ہیں، بالکل اسے قائم رکھنے کی تدبیریں فرماتے رہتے ہیں، جب تک یہ روش باقی ہے ہندوستان کی بھلائی کی کوئی امید نہیں، ہم پنجاب میں بیٹھکر نوے کروڑ روپے کے قرض پر نظر ڈالتے ہیں تو یقین ہو جاتا ہے کہ جب تک یہاں کے مسلمان آبادی کی بناء پر نمائندگی حاصل کرنے کیلئے مرنے کا تہیہ نہ کرلیں گے، ان کیلئے نجات کی راہ نہیں نکل سکیگی، اگر خدانخواستہ انھوں نے آبادی کی بنا پر نمائندگی نہ لی، تو قومی حکومت کا پہلا قدم یہ ہوگا کہ قانون انتقال اراضی کو اٹھا کر نوے کروڑ روپے کا قرض زمین پر ڈال دے۔ اور قلیل عرصہ میں یہاں کی زمیندار اور کسان آبادی کا ۳/۴ اپنی ملکیتوں سے محروم ہوکر تباہ ہو جائیگا، کیا گاندھی جی یہ سمجھتے ہیں، کہ ان حقائق کو محض یہ "دلکش قول" بے حقیقت بنا سکتا ہے کہ آزاد ہندوستان میں فرقہ داری کو دخل نہیں ہوگا۔ انقلاب

KHILAFAT LIBRARY

دنیائے اسلام

فلسطین میں بدیشی یہودیوں کا مقاطعہ

بائیکاٹ کے نتائج اور اثرات:۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ عربوں نے یہودیوں کا جو بائیکاٹ کیا ہے اس کا کافی اثر ہوا ہے اگرچہ اس اطلاع پر تعجب نہیں ہونا چاہئے کہ مخالفین صیہونیت اس ہتھیار کے استعمال میں اب کمی کرنے لگے ہیں ظاہر ہے کہ بائیکاٹ سے عربوں کا کچھ نہ کچھ ضرور نقصان ہونا چاہئے، اور اسی طرح یہودیوں کو بھی تکلیف پہونچنی چاہئے، اور اگر عربوں کے نقصان کا زیادہ خیال نہ بھی کیا جائے تو پھر بھی اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اس طریق عمل سے دونو قوموں کے مابین اختلاف کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی جاتی ہے اس سے کسی شخص کو انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ بعض عربوں کو یہودیوں کی آمد اور ورود سے انفرادی طور پر فائدہ پہونچا ہے اور جائداد کے مالکوں تاجروں اور اسی قسم کے دوسرے لوگوں کو یہودیوں کے علاوہ بائیکاٹ سے ضرر ہوا ہے خیال غالب یہ ہے کہ عرب تحقیقاتی کمیشن کی آمد ورفت اور رپورٹ تیار کرنے تک بائیکاٹ کی تحریک کو جاری رکھینگے، اگر ایسا ہوا تو عربوں کو اپنے مقاصد میں ایک حد تک کامیابی ہوگی، اور جس چیز کو اکثر لوگ ناممکن العمل سمجھتے تھے، وہ ایک حد تک بروئے کار آجائے گی۔ (نیرایسٹ)

ایران میں اقتصادی خطرہ

اصلاح حال کیلئے کمیشن کا تقرر:۔ (طہران) ایک کمیشن علم اقتصاد کے ماہرین اور وزراء دربار پر مشتمل ہے اقتصادی پیچیدگیوں کو رفع کرنے اور سکہ اور شرح تبادلہ کے اشکال کو سلجھانے کیلئے صورت حال کی پوری تحقیقات کریگا، اس کا مقصد یہ ہے کہ ایرانی سکہ کے استقلال وتثبیت کی صورتیں تجویز کرے اور درآمد وبرآمد میں توازن برقرار کرنے اور دوسری اقوام کے طلائی سکوں کے ساتھ شرح تبادلہ مقرر کرنے پر غور کرے۔ (مہر منیر)

ترکی سیاست کا ایک مزہ دار لطیفہ

علی جنانی بے کا فرار اور واپسی:۔ معاصر نیرایسٹ ترکی سیاست کا ایک پر لطف واقعہ بیان کرتا ہے، علی جنانی بے ایک ترک رکن اسمبلی کے متعلق پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اس شخص کے متعلق ترکی اخبارات میں یہ افواہ یا خبر پوری قوت سے مشہور کی گئی تھی کہ وہ کئی لاکھ پونڈ ترکی خزانہ کا اور بہت سا روپیہ اپنے دوستوں سے لیکر چند سوٹ کیس لئے ہوئے ترکی سرحد کو پار کرکے حلب پہنچا اور وہاں سے ممالک مغرب کو چلا گیا، اس کی روانگی کے بعد اخبارات میں ایک طوفان اطلاعات برپا ہوگیا، معاصر نیرایسٹ لکھتا ہے چند روز کے بعد ادرنہ سے خبر آئی کہ علی جنانی بے رکن اسمبلی وسابق وزیر تجارت کو ادرنہ میں دیکھا گیا ہے کچھ روز بعد معلوم ہوا، کہ شخص مذکور موصل میں موجود ہے اس سے زیادہ یقین آمیز وہ خط تھا جو اس کی طرف سے موصول ہوا تھا اور جس میں جنانی بے نے خود بتایا تھا کہ میری زندگی ملامت ومایوسی کی زندگی ہے میں ایک جلاوطن ہوں جس کے ایک ہاتھ میں پستول ہے اور دوسرے میں کوکین کا ایک جرعہ۔

اس سلسلے کا سب سے آخری واقعہ یہ ہے کہ چونکہ جنانی بے دو ماہ سے زیادہ عرصہ تک ترکی اسمبلی کے اجلاسوں سے غائب اور غیر حاضر رہا تھا، اس لئے اسے اسمبلی کی رکنیت سے کر دینا جانا چاہئے تھا، کچھ عرصہ تک اس تمام قضیے پر سکوت طاری ہوگیا اور اس کے بعد یکایک اطلاع موصول ہوئی کہ علی جنانی بے مفرور رکن اسمبلی شام سے بذریعہ ریل ترکی واپس آگیا ہے انقرہ میں اخبارات کے نمائندوں نے اسے گھیر لیا، اور سوالات کی بوچھاڑ کردی، علی جنانی بے نے انھیں بتایا کہ میری تندرستی بہت خراب ہوگئی تھی، اسلئے بحالی صحت کیلئے میں مصر چلا گیا تھا لیکن وہاں جاکر مجھے معلوم ہوا کہ ترکی اخبارات نے میرے متعلق عجیب وغریب افواہیں مشہور کردی ہیں، اس لئے مجبور ہوکر صحت وتندرستی کا خیال ترک کرکے واپس آنا پڑا۔

افغانی وزیر ماسکو میں

(ماسکو) سردار محمد عزیز خان برادر نادر خان بادشاہ افغانستان حکومت کابل کی طرف سے فرائض سفارت سرانجام دینے کے لئے ماسکو پہونچ گئے ہیں۔ (اطلاعات)

یونان کو ترکی حکومت پر پورا اعتماد ہے۔ وینز یلوس کو بحری طاقت بڑھانی کی کوئی ضرورت نہیں:- یونانی وزیر اعظم موسیو وینز یلوس نے یونانی ایوان جمہوریہ میں میزانیہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے ترکی کے حسن نیت پر پورا پورا اعتماد ہے اور مجھے یقین ہے کہ اپنی حدود سے باہر اسے کسی شے کا لالچ نہیں ہے اور اس کے بحری اقدام کا یونان کو کوئی خطرہ نہیں، اور جب حالت یہ ہے تو میزانیہ کو بحری قوت کے اضافہ اور ترکی بیڑہ سے بحیرہ ایجین کے یونانی بیڑے کو بڑا بنانے کیلئے زیر بار کرنا بالکل بے معنی ہے۔ (السیاسیہ)

مکتوب عراق! سیاسی حالات کی رو:- معاصر السیاسیہ کا نامہ نگار بغداد رقمطراز ہے کہ عراق کی سیاسی حالت میں کوئی خاص تبدیلی رُونما نہیں ہوئی، تمام لوگ بدستور جدید معاہدہ برطانیہ و عراق کے متعلق ابتدائی تصریحات و ہدایات کا انتظار کر رہے ہیں،

مجلس نواب میں وزارت کو لوگوں نے خوب آڑے ہاتھوں لیا، یہاں تک سقوط وزارت تک بات پہونچ گئی، وزارت کا ارادہ ہے کہ بعض انگریز افسروں کو حکومت عراق سے خارج کردیں لیکن انگریزی حکومت اس کی مخالفت کا پختہ ارادہ رکھتی ہے (اور بعد میں اسی بنا پر وزارت عراق مستعفی ہوگئی)

عقدہ فلسطین کا واحد حل:- جریدہ نیو لیڈر کے نامہ نگار سے مزاحم بک الباجہ مقیم لندن نے بیان کیا کہ فلسطین کی گتھی کے سلجھانے کی واحد صورت یہ ہے کہ اسے مصر سے مربوط کردیا جائے، اور اس صورت میں تمام اسلامی ممالک رضامند ہیں، انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ تمدن و تہذیب کے نام پر بھی ضروری ہے کہ عربوں کو کامل آزادی دیدی جائے تاکہ وہ قوائے ذہن و فکر کا صحیح استعمال کرنے لگیں، نیز فرمایا کہ مذہب اسلام حکم دیتا ہے کہ بلاد مقدسہ کسی دولت اجنبیہ کے ماتحت نہ ہوں:

کیا آپ کا گھر ان کتابوں سے خالی ہے

ماں بچہ کی نگہداشت:- گھر گھر بچوں اور زچاؤں کی خرابی صحت نے کہرام مچا رکھا ہے یہ کتاب ان غموں کو دور کرنے میں سچ مچ تعویذ کا کام دیتی ہے آپ ضرور منگائیں دوسرا اڈیشن قیمت ۶

رفیق زمیندار بلکہ ہر شخص کا بہترین رہبر:- گاؤں میں رہنے والوں کیلئے یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے، طرح طرح کی بیماریوں سے بچنے روپیہ پیسہ جوڑنے، مویشی پالنے اور انکی بیماریوں کو دور کرنے بچوں کو پڑھنے پڑھانے وغیرہ کے طریقے لکھے گئے ہیں، شہر والوں کیلئے بھی یہ مضامین کارآمد ہیں، حکومت عالیہ پنجاب نے اسکی ڈیڑھ ہزار جلدیں دیہاتی کتبخانوں کیلئے خریدی ہیں دوسرا ایڈیشن قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے،

روح القرآن اسلامی انجمنوں، واعظوں مبلغوں اور مضمون نگاروں کے کام کی چیز ہے سات سال کی محنت شاقہ کا نتیجہ، قرآن پاک کے مضامین کی ترتیب وار ایسی فہرست تیار کی گئی ہے جو آپ کو اور کہیں نہیں ملیگی، کوئی مضمون نہیں چھوڑا، ذرا سی دیر میں آیت ملجاتی ہے سورہ وار الفاظ خلاصہ مضمون اور شانہائے نزول اور سورتوں کے خواص درج کئے گئے ہیں غرضیکہ دریا کوزہ میں بند کردیا گیا ہے ہر چیز خاص ترتیب سے لکھی گئی ہے ضخامت ... صفحات لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت دو روپے

یہ کتابیں مولوی محمد ظفر صاحب ایم-اے-ایل ایل بی کی تصنیف ہیں۔

ملنے کا پتہ

مولوی محمد قمر پبلشر، سرمایہ اطفال۔ گڑگانوہ (پنجاب)

KHILAFAT LIBRARY

اکسیر البدن دُنیا میں ایک ہی مقوّی دوا ہے

اگر آپکی طبیعت اپژمردہ، چہرہ زرد، سر یا کمر میں درد، حافظہ کمزور، کسی کام پر دل نہ لگتا، چلنے وقت دم چڑھ جاتا، پنڈلیوں میں دردسی محسوس ہوتی، ہاتھ پاؤں پھولتے ہوں، قوت رجولیت جواب دے چکی ہو تو آج سے ہی آپ اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کردیں، یہ دوا کیا ہے گویا طبی دنیا میں ایک حیرت انگیز انقلاب ہے، نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس دوا پر ختم ہے جسم کو قوی بنانے ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے، بھوک کے کھولنے، حافظہ کو تیز کرنے، رنگ کو نکھارنے، دل و دماغ کو تقویت دینے پٹھوں کو مضبوط کرنے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے، طبیعت میں خوشی و نشاط پیدا کرنے، اعضاء رئیسہ و شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے، گری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت چہرہ کو شگفتہ، دماغ کو روشن، اور جسم کو چست و چالاک بنانے، گذشتہ اُمنگوں اور زائل شدہ آرزوں کو واپس لانے کیلئے اپنی نظیر آپ ہی ہے، یہ دوا کیا ہے حیات انسانی کیلئے ایک نادر و نایاب تحفہ ہے دل میں نئی اُمنگ، اعضا میں نئی ترنگ اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اسی کا کام ہے مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کیلئے اکسیر اعظم ہے، التماس ہے کہ جو لوگ جائز طور پر اس کے حاجتمند ہیں صرف وہی لوگ اس کو طلب کریں، ایکماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ساٹھ گولیاں ہیں پانچ روپے۔ محصول الگ

اڈیٹر صاحب الحکم کی شہادت مکرمی جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں "مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں نہایت مسرت اور شکرگذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں میرے بیٹے عزیز یوسف علی عرفانی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا میں نے آپ سے اکسیر البدن کی ایک شیشی لے کر اسکو بھیجدی اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے کہ "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے اڈیٹر صاحب نور والی دوائی یعنی اکسیر البدن بھیجی تھی، میں نے استعمال کرنی شروع کردی جس سے پیشاب کی شکایت بھی رفع ہوگئی۔ الحمد للہ! اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت اعلیٰ دوا ہے ایک شیشی اور روانہ کریں" شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی عرفانی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی، اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا، میں جب خود ولایت میں تھا، تو عزیز مکرم محمد داؤد احمد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا اسکی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا، مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسکو ان خطرات سے بچالیا، اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے میں آپکو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کیلئے اللہ تعالیٰ آپکو اجر عظیم دے یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کرنیکی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں

ملنے کا پتہ **مینجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان** پنجاب

KHILAFAT LIBRARY

اکسیر معدہ آپکو کیا فائدہ دیگی؟

یہ امراض معدہ وسینہ کا لاثانی علاج، بکثرت دودھ گھی ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ تمام بیماریوں کی جڑ کمزور معدہ ہے اگر آپ کو کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے تو آپ کیلئے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں، ورنہ مرغن، لذیذ اور مقوی غذائیں بھی محض وبال ہیں۔ یہ اکسیر معدہ سیفہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤ گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، قے، جی کا متلانا، جگر وتلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، آنکھ ودماغ کی کمزوری، گرمی کی شدت، پیاس کا زیادہ لگنا، ہاتھ پاؤں کا گرم رہنا، کرم شکم، قبض، اسہال، ریاح کھانسی دمہ وغیرہ کیلئے تیر بہدف ہے۔

دودھ، بالائی، مکھن، گھی، گوشت، انڈے وغیرہ مرغن، اور مقوی اشیاء ہضم کرنے کی لاثانی دوا ہے۔

ایک ہی ہفتہ کے استعمال کے بعد بکثرت دودھ گھی روزانہ ہضم ہو جاتا ہے خون صالح پیدا ہوکر چار پانچ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے۔

دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت، اور قوت مردمی کو بدرجہ غایت بڑھاتی ہے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے (خوراک ۴ رتی)

قیمت فی شیشی جو عرصہ کیلئے کافی ہے صرف دو روپے، محصول ڈاک الگ۔

جناب اڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت:- مکرم میر قاسم علی صاحب اڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں:- "کچھ دن ہوئے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی، ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی، اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی، اور میرے تمام معدہ اور شکم کی تکلیف رفع ہوگئی، اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی مزید درخواست بھی ہے، کہ براہ کرم اور اکسیر معدہ عطا فرماویں، مشکور ہونگا، اللہ تعالیٰ آپکے کام میں برکت دے۔"

قبض کشا گولیاں اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں ورنہ یہ مسلمہ امر ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے ایکدن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر بدبودار ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے، اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہر ایک بیماری کی جڑ ہے قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے ایک سو گولی کی قیمت صرف دو روپے۔ محصول علاوہ

اکسیر درد سر یہ نامراد مرض مریض کو ماہی بے آب کی طرح تڑپاتا ہے جن لوگوں کو بدقسمتی سے اسکا دورہ ہوتا ہے وہی خوب جانتے ہیں کہ یہ مرض کسقدر وبال جان ہے بیماری اس جلد واثر دوا سے بفضل خدا ۵ منٹ کے اندر قطعی آرام ہو جاتا ہے قیمت ۸؎

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

اکسیر اعظم

جس کا اثر اخیر عمر تک رہتا ہے

دنیا میں ایک ہی لاثانی دوا ہے جس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے

ضعف باہ، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب ضعف بصر، ضعف ہاضمہ، اعصابی درد، نزلہ، درد سر شقیقہ، بے خوابی، مسوڑھوں سے خون آنا، منہ سے پانی کا جاری رہنا، دانتوں کا درد، آواز کا بیٹھ جانا، دمہ کھانسی منہ سے خون کا آنا، قے، ڈکاروں کی کثرت، معدہ کی ترشی قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، پیشاب کی کثرت ذیابیطس، سرعت، خرابی خون وغیرہ کیلئے یہ تریاق بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے گویا حقیقی معنوں میں یہ دوا **"محافظ صحت"** ہے

مستورات کے امراض **بانجھ پن۔ جریان الرحم** کیلئے بھی بہت مفید ہے

یہ نسخہ پورے ایک سال میں تیار ہوتا ہے کیونکہ کارخانہ اس اکسیر کو شہرت دینا چاہتا ہے اور ہماری خواہش ہے کہ امیر وغریب اس نعمت بے بہا سے یکساں مستفیض ہوں۔ لہذا فی الحال اس کی قیمت قریباً اصل لاگت یعنی **نو روپے آٹھ آنے** علاوہ محصولڈاک مقرر کی جاتی ہے ورنہ فوائد کے لحاظ سے تو یہ نعمت عظمیٰ موتیوں کے مول بھی سستی ہے

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

تبلیغ کیلئے بے نظیر کتابیں

اگر یہ سب کتابیں اکٹھی خریدیں تو نصف قیمت ورنہ سالم

آریہ مذہب کی حقیقت

آریوں میں تبلیغ کیلئے بینظیر کتاب جو حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے (۱) آریہ مذہب میں مکتی کا دروازہ بند۔ (۲) آریہ مذہب کی تنگدلی (۳) مختلف مذاہب کے ہادیوں کے متعلق آریوں کی خطرناک بدزبانی (۴) آریوں کا مسئلہ نیوگ اور انسانی غیرت (۵) مسئلہ نیوگ اور قانون (۶) ویدوں میں جدال و قتال کی خطرناک تعلیم (۷) کیا آرین وید الہامی ہیں (۸) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت (۹) ویدوں کی اندرونی سیر (۱۰) ویدک ایشور کے کارنامے (۱۱) تناسخ کا بودا پن (۱۲) پنڈت دیانند کا سنیاس عملی کسوٹی پر (۱۳) آرین کتب میں شدھی کا دروازہ بند (۱۴) کیا آریہ سماج مذہبی سوسائٹی ہے اس کتاب میں آریوں کی کل کتابوں کا عرق نکال کر رکھدیا ہے قیمت صرف ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ۔ صرف چند جلدیں باقی ہیں،

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک اسلامی نظر آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے قریب ہیں، اسلئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس معرکتہ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست یگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ میں (۱۰) تریتا جگ کے اوتار (۱۱) ایشور بادنے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلھاڑے والے کے روپ میں، (۱۳) رام اوتار (۱۴) دواپر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی شہادت (۱۸) مذہبی رواداری اور برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی شہادت وغیرہ گویا ہندوؤں کی کتب جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں اور آج تک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی یہ ان کل کتب کا نچوڑ ہے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/) محصول الگ۔

ست اپدیش

یہ کتاب کس پایہ کی ہے اس کیلئے آپ حضرت خلیفہ المسیح ثانی کی رائے مبارک ملاحظہ کیجئے آپ لکھتے ہیں:- "میں نے کتاب ست اپدیش پڑھی، مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی، اس کے ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ باوا نانک صاحب ضرور مسلمان تھے اور دل اس امر پر مطمئن ہو جاتا ہے کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے اللہ تعالیٰ آپکی اس کوشش کو نیک ثمرات پیدا کرنیکا موجب بنائے، میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اس کتاب سے خود بھی فائدہ اٹھائیگی اور اس کتاب کو خرید کر دوسروں میں بھی تقسیم کریگی، دس کتابیں آپ میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کریں، اور قیمت مجھ سے وصول کرلیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

باباناںک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے کہ جس میں ہندوؤں کے کل عقائد وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ (۴) جنیو (۵) مورتی پوجا (۶) شوالہ (۷) اوتار (۸) گئو ماتا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے بڑی گرنتھ صاحب اور حضرت باوانانک کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے، کہ حضرت موصوف نے ان کی بزور تردید کی ہے بر خلاف اس کے مسلمانوں کے عقائد کے گرو صاحب دل و جان سے قائل تھے مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل و مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام ہمیشہ گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے اور سکھ گوروؤں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا۔ اس کتاب پر ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے بھی زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ۔ مگر نور کے خریداران سے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ محصولڈاک علاوہ۔

سکھ اور مسلمان

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو گذشتہ مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا یہ لیکچر اسقدر مقبول عام ہوا کہ اس کا پہلا اڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا، صرف چند کاپیاں باقی ہیں، سکھوں اور مسلمانوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے قیمت فی کاپی آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

سکھ مسلم اتحاد

یہ میرا انجمن حمایت اسلام کے گذشتہ سالانہ جلسہ کا لیکچر ہے جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سنا، اب یہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے اس رسالہ میں از روئے گرنتھ صاحب و دیگر مسلم کتب سکھ دھرم یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر سکھوں کا مضبوط قدموں پر اتحاد ہو سکتا ہے تو صرف مسلمانوں سے ہی ۲۰ دسمبر کا اہلحدیث اس رسالہ کے متعلق لکھتا ہے کہ قادیان میں ایک صاحب شیخ محمد یوسف (سابق سورن سنگھ) ہیں آپکو سکھوں کے لٹریچر سے کافی واقفیت ہے اس رسالہ (سکھ مسلم اتحاد) میں آپ نے بتایا ہے کہ سکھ دھرم اسلام کے قریب ہے اسلئے سکھ مسلم اتحاد ہو سکتا ہے قیمت کاغذ اعلیٰ ۸/ ادنیٰ ۶/

ملنے کا پتہ:- **مینجر اخبار نور۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)**